بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 49

شمارہ: 51

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
...ر احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

24 رمضان 1421 ہجری 21 فتح 1379 ہش 21 دسمبر 2000ء

Postal Reg. No: PB/1023/ 2000

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

قادیان 16 دسمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ۔ کل حضور انور نے مسجد فضل میں مختصر سا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اپنی ایک رویا کا ذکر فرمایا۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی شفائے کاملہ عاجلہ۔ مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے وہ اگر بعد میں تمام عمر بھی روزے رکھے تو بھی اس کا بدلہ نہیں چکا سکے گا

ارشاد باری تعالیٰ:

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔
فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ۔ یعنی تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵ اور ۱۸۶)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَلَا مَرَضٍ فَلَا یَقْضِیْہِ صِیَامُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَلَوْ صَامَ الدَّھْرَ۔

(مسند دارمی باب من افطر یومًا من رمضان متعمّدًا)

ترجمہ: جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے وہ شخص اگر بعد میں تمام عمر بھی اس چھوڑے ہوئے روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تب بھی اس کا بدلہ نہیں چکا سکے گا۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا یہ اس لئے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملتی ہے۔ خُدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئی خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دُعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خُدا طاقت بخشے گا اگر خُدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں بھی کوئی قید نہ رکھتا مگر اُس نے قیدیں بھلائی کے لئے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خُدا اُسے محروم نہیں رکھتا اور اسی حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے مؤمن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خُدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش مَیں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خُدا تعالیٰ ہرگز اُسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا تو ایسا آدمی جو خُدائی نعمت کو خود اپنے اُوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہو گا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزے رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے اس دُنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خُدا کو فریب دیتے ہیں لیکن وہ خُدا کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ تکلف کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کی رو سے ساری عمر کو بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خُدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے خُدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خُدا اُسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شئے ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ: ۱۷۵)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان ☆☆☆☆☆

عید۔ اور اس کی حقیقی خوشی

از۔ منصور احمد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اہل عرب ہر مسرت بخش اجتماع کو عید سے یاد کرتے ہیں جیسا کہ ایک شاعر نے کہا۔

عید و عید و عید صرن مجتمعہ
وجہ الحبیب ویوم العید والجمعہ

کہ محبوب کا چہرہ یوم عید اور جمعہ آج تین تین عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔

عید کے لغوی معنی لوٹنے اور بار بار آنے کے ہیں جو کہ عربی لفظ عاد۔ یعوْدُ۔ عَوْدٌ سے مشتق ہے ہر خوشی اور انعام کے تئیں یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ بار بار آئے اور عید کو بار بار لاکر اور ہر سال لاکر اللہ جل شانہ جو انعامات اور احسانات کی بارش اپنے بندوں پر برساتا ہے اس سے بیحد خوشی و شادمانی ہوتی ہے لہٰذا عید نام ہوا۔

پہلی عید:۔ آنحضرت ﷺ جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہجرت کے دوسرے سال جب روزے پہلی بار فرض ہوئے تو رمضان ختم ہونے کے بعد یکم شوال کو آپ ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی جو سب سے پہلی عید تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ کیلئے دو دن کھیل کود کے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان دو دنوں کے بدلے میں اس سے بہتر دو دن تمہیں عطا کئے ہیں ایک عیدالفطر اور دوسرے عیدالاضحیٰ۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

رمضان کی برکتوں سے حسب استطاعت و صلاحیت حصہ پانے اور اس کی برکتوں سے مستفید ہونے اور اللہ جل شانہ کی رحمتوں اور مغفرتوں کو اپنی جھولیوں میں بھرتے ہوئے جب مسلمان یکم شوال میں داخل ہوتے ہیں تو اس دن آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو باہم ملکر خوشی منانے کا حکم دیا اور آپ نے اس خوشی کے موقعہ پر دو رکعت نماز کی سنت کا اجراء فرمایا نماز سے قبل غسل کرنا۔ اگر استطاعت ہو تو نئے اور اچھے کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا۔ سنت نبوی ﷺ ہے نیز اس دن اچھے کھانے تیار کئے جائیں اور غرباء و مساکین کا بھی خیال رکھا جائے۔

نماز عید کا طریق :۔ عید کی نماز ایسی کھلی جگہ پڑھی جائے جہاں گاؤں یا قصبہ کے سارے افراد بآسانی نماز پڑھ سکیں۔ دل میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے عید گاہ کی طرف روانہ ہوں آنحضرت ﷺ عید گاہ سے واپس آتے ہوئے راستہ بدل لیا کرتے تھے اگر ممکن ہو تو اس سنت پر بھی عمل کرنا چاہئے۔ عید کی نماز دو رکعت ہیں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور قرآن مجید کا کوئی حصہ پڑھنے سے پہلے سات دفعہ تکبیرات کہی جاتی ہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ امام اور مقتدی اپنا ہاتھ کان تک اٹھاکر نیچے چھوڑ دیں اسی طرح دوسری رکعت میں پانچ دفعہ قرأت سے پہلے۔ انہیں تکبیرات عیدین کہتے ہیں کیونکہ یہ عیدین کیلئے ہی خاص ہیں کسی اور نماز میں یہ تکبیرات نہیں کہی جاتیں۔ دونوں رکعتوں میں قرأت بالجہر ہوتی ہے اور نماز کے بعد خطبہ ہوتا ہے جس میں امام موجود حاضرین کو حسب موقع وعظ و نصیحت کرتا ہے۔ نماز عید بغیر اذان اور اقامت کے پڑھی جاتی ہے۔

عید گاہ کے لئے اگر عذر نہ ہو تو پیدل نکلنا سنت نبوی ﷺ ہے نیز یہ بھی سنت نبوی ہے کہ عیدالفطر کے موقع پر نماز سے پہلے کچھ کھالیا جائے چنانچہ ترمذی ابواب العیدین میں یہ حدیث ہے۔

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید گاہ کی طرف پیدل نکلنا اور قبل نکلنے کے کچھ کھالینا سنت ہے''۔

ترمذی ہی کی ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ نکلتے تھے عید فطر میں جب تک کچھ کھا نہ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے عید الاضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے تھے۔

(ترمذی ابواب العیدین باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

چنانچہ آنحضرت ﷺ عام طور پر کھجور کھایا کرتے تھے۔ اور طاق عدد میں کھانا پسند فرماتے یعنی ایک، تین۔ پانچ، سات، نو۔

عید کے دن نماز عید سے قبل نہ گھر میں اور نہ عید گاہ میں اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نفل پڑھنا ناپسندیدہ امر ہے۔ ہاں نماز عید کے بعد گھر آکر نفل نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ترمذی کی حدیث ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عیدالفطر کے دن نماز کیلئے نکلے آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور پہلے اس کے اور بعد اس کے آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔ (ترمذی باب لا صلوۃ قبل العیدین ولا بعدھا)

آنحضرت ﷺ کی سنت تھی کہ عید کے دن آپ نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے تھے اور اسی سنت کی پیروی آپؐ کے بعد آپ کے خلفا نے بھی کی چنانچہ بخاری کی حدیث ہے۔

''ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ... عید کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک رہا یہ سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔ ایک اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ عید کی نماز خطبہ سے قبل ادا کرتے تھے (بخاری کتاب العیدین باب الخطبۃ بعد العید)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے بعد لوگوں میں خطبہ ارشاد فرماتے اور بسا اوقات لوگوں میں خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد آپ عورتوں والے حصہ میں تشریف لے جاتے اور انہیں وعظ و نصیحت فرماتے چنانچہ ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر بخاری شریف میں موجود ہے حدیث میں آتا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پہلے نماز پڑھی بعد ازاں لوگوں سے خطاب فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں تلقین اور نصیحت کی آپ بلالؓ کا سہارا لئے ہوئے تھے اور بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا عورتیں اس میں صدقات ڈال رہی تھیں۔ (آنحضرت ﷺ نے صدقہ و خیرات کی تلقین کی تھی۔ ناقل۔)

(بخاری کتاب العیدین باب ۶۰۸)

نماز عید کا اجتماع ایک رنگ میں مسلمانوں کی ثقافت اور دینی عظمت کا مظہر ہوتا ہے اس لئے اس میں مرد عورت اور بچے سبھی شامل ہوتے ہیں چنانچہ ترمذی میں یہ حدیث درج ہے کہ۔

آنحضرت ﷺ عید کیلئے کنواری لڑکیوں جوانوں اور پردہ نشینوں اور حیض والی عورتوں کو بھی ارشاد فرماتے لیکن حیض والی عورتیں نماز نہیں پڑھتیں مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شامل ہوتیں ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیا کرے آپ نے فرمایا کہ اس کی بہن اس کو مستعار دے دے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے خوشی کے موقعوں پر غرباء کا خاص خیال رکھا جانا چاہئے اور امرا اور صاحب استطاعت کو چاہئے کہ وہ غرباء کا خیال رکھیں تاکہ ان کی عید بھی فی الحقیقت عید ہو جائے جب تک غریبوں کو ہم اپنی خوشیوں میں شامل نہیں کریں گے ہماری عید عید نہیں ہوسکتی انہیں شامل کرکے ہی فی الحقیقت ہماری عید کا مزہ دو بالا ہو سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ عید الفطر ۱۹ جنوری ۱۹۹۹ء میں فرماتے ہیں۔

''غریبوں کی عیدیں منائیں جب آپ غریبوں کی عید منائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی عید منائے گا اور سچی عید کی خوشی تبھی نصیب ہوگی جب آپ غریبوں کے دکھ درد میں شامل ہوں گے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم زیادہ سے زیادہ غریبوں کے ساتھ عید کی خوشیاں بانٹیں۔ ان چند سطور کے ساتھ قارئین بدر کو عیدالفطر کی مبارک باد۔

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 -1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

یہ عالمی عید جو جماعت کی طرف سے منائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دائرہ اور وسعتوں میں پھیلتی چلی جارہی ہے

کل عالم میں بیک وقت منائی جانے والی عید جس میں ایک صوتی اور تصویری رابطے کے ذریعہ ایک کروڑ آدمی شامل ہوں یہ ایک نیاباب ہوگا اسلام کی فتوحات میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح اس ساری دنیا کو ایک عالمی ملت میں تبدیل کیا جائے گا جو خوشیوں میں بھی اکٹھی ہوگی اور اپنی محنتوں اور جہاد کی کوششوں میں بھی اکٹھی ہوگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیدوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں عید اور عید سے وابستہ خوشیوں کا ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ

خطبہ عیدالفطر فرمودہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۱/فروری ۱۹۹۶ء بمطابق ۲۱/تبلیغ ۱۳۷۵ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

آج عید کا مبارک دن ہے جو خوشیوں کا دن ہے لیکن یہ خوشیاں اسلامی رنگ میں منائی جاتی ہیں اور اسلامی رنگ ہی میں منائی جائیں گی۔ تمام دنیا میں اس وقت جو احمدی احباب بھی ہماری اس عید کے ساتھ ٹیلی ویژن رابطہ کے ذریعہ شامل ہیں ان کو اور جو آج نہیں تو کل شامل ہونگے جبکہ دوسرے ایسے علاقوں میں بھی ویڈیوز پہنچیں گی جہاں ابھی تک براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ ان سب کو میں اپنی طرف سے اور آپ سب کی طرف سے جو یہاں شامل ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

یہ عالمی عید جو جماعت کی طرف سے منائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دائرہ اور وسعتوں میں پھیلتی چلی جارہی ہے اور ایک دن ایسا آئے گا جبکہ، بعید نہیں کہ خدا کرے کہ ہماری زندگیوں ہی میں آئے کہ ہماری عید میں کروڑ احمدی یا اس سے زائد شامل ہونگے اور کل عالم پر بیک وقت منائی جانے والی عید جس میں ایک صوتی اور تصویری رابطے کے ذریعے ایک کروڑ آدمی شامل ہوں یہ ایک نیا باب ہوگا اسلام کی فتوحات میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح اس ساری دنیا کو ایک عالمی ملت میں تبدیل کیا جائے گا جو خوشیوں میں بھی اکٹھی ہوگی اور اپنی محنتوں اور جہاد کی کوششوں میں بھی اکٹھی ہوگی۔

آج کے خطبہ کے لئے میں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی سے کچھ ایسے نظارے اکٹھے کئے گئے ہیں جو آپ کے سامنے پیش کروں گا جن کا عید منانے سے تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیسے عید منایا کرتے تھے تو وہ چند جھلکیاں ہیں جو آپ کے سامنے ہوں تو آپ کی عیدوں کو بھی پر رونق کر دیں گی اور آپ کی عیدوں میں بھی نور بھر دیں گی۔

صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین میں روایت ہے جو حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کے دن حاضر ہوا۔ آپؐ نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی (جیسا کہ ہم ہمیشہ اسی سنت کے مطابق خطبہ سے پہلے نماز پڑھاتے ہیں) جس سے پہلے نہ تو اذان دی گئی اور نہ ہی اقامت کہی گئی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر آپ بلالؓ کا سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آخری ایام کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب جنگ احد کے بعد زخمی ہونے کی وجہ سے یا یہود ن کے زہر دینے کی وجہ سے کمزور ہوئے ہیں تو تب آپ نے سہارا لینا شروع کیا ورنہ کسی سہارے کی ضرورت نہیں تھی۔ تو بلال کے سہارے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔

تقویٰ کی تعلیم دی یہی سب سے بڑی عید ہے۔ عید میں جو باتیں رنگ بھرتی ہیں ان کی جان تقویٰ ہے۔ پس اگر عید تقویٰ سے منائی جائے تو خواہ اچھے کپڑوں میں ہو یا غریبانہ کپڑوں میں ہو وہی عید پُر رونق ہے کیونکہ "لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْر" پس عید کے دن تقویٰ کا ذکر فرمانا بتاتا ہے کہ تم اچھے کپڑے بے شک پہنو مگر ان کپڑوں میں رونق اور بہار تب پیدا ہوگی اگر اندر سے تقویٰ پھوٹے گا اور اس کی شعاعیں ان کپڑوں کو منور کر رہی ہونگی۔ تو آپ نے تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔ فرمایا میری اطاعت ہی میں ساری زندگی ہے۔ تقویٰ کے مضمون کا ایک دوسرا رنگ یہ ہے کہ تقویٰ سچا ہو ہی نہیں سکتا اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت نہ ہو تو تقویٰ تو ایک اندر کا معاملہ ہے۔ تقویٰ کے آثار باہر کیسے دکھائی دیتے ہیں وہ اطاعت کے رنگ میں دکھائی دیتے ہیں۔

پس تقویٰ بذات خود ایک لباس نہیں ہے مگر اس کا لباس اطاعت ہے جو اطاعت کے رنگ میں ابھرتا ہے اور دکھائی دیتا ہے۔ یہ اس لئے سمجھنا ضروری ہے ورنہ تو کہہ دیتے ہیں کہ تقویٰ ہے۔ اندر ہوگا مگر وہ لباس کیسے ہوگا اگر دکھائی نہ دے۔ لباس تو وہ چیز ہے جو بدن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور بیرونی آنکھ کو بھی دکھائی دیتا ہے۔ پس اندر کا تقویٰ، جو بدن اس لباس کے اندر ہے وہ تو لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا، ہاں لباس دکھائی دیتا ہے۔ وہ لباس کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ میری اطاعت ہے تو میری اطاعت کرو گے تو دنیا کو تمہارا تقویٰ دکھائی دے گا۔ پھر مختصر نصیحت فرمائی جس کی تفصیل یہاں بیان نہیں ہوئی۔ مگر یہ بنیادی مرکزی باتیں ہیں جو اس روایت نے محفوظ کی ہیں۔

پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور جو عورتوں کو نصیحت فرمائی اس میں کچھ نسبتاً زیادہ تفصیل بیان کی گئی ہے۔ "صدقہ دیا کرو۔ ورنہ تم اکثر جہنم کا ایندھن بننے والی ہو"۔ یہ جو اکثر کا لفظ ہے یہ بہت ہی ڈرانے والا ہے۔ تو عورتوں کو جب یہ کہا کہ تم صدقہ دیا کرو ورنہ اکثر تم جہنم کا ایندھن بننے والی ہو تو اس پر ایک سرخی مائل سیاہ رنگ خاتون اٹھیں جو ان میں سے بلند رتبہ معلوم ہوتی تھیں۔ یعنی کسی ایسی قبیلہ سے آئی تھیں جن کا رنگ سیاہی مائل تھا اور اس میں سرخی بھی جھلکتی تھی تو وہ اٹھیں اور سرداری کے آثار ان سے ظاہر تھے۔ انہوں نے عرض کیا " کیوں یارسول اللہ!، ہم کیوں جہنم کا ایندھن بنائی جائیں گی؟" فرمایا "اس لئے کہ تم شکوے شکایت بہت کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو"۔

یہ جو ہے شکوے شکایت کرنا، ایک تو پیار اور محبت سے شکوے تو ہوتے ہی ہیں اس لئے شکوے تو جہنم میں نہیں لے جاتے مگر ایک ایسی عادت ہے جو بدقسمتی سے خواتین میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عمر بھر ان سے پیار کا سلوک کیا جائے اگر کسی جگہ بے احتیاطی ہو جائے تو بعض دفعہ کہتی ہیں کہ ساری عمر تمہارے سے ہم نے سکھ دیکھا ہی نہیں۔ تم تو ہو ہی ایسے۔ عمر بھر تم نے ہمیں تنگی میں ہی رکھا ہے۔ یہ جو فقرہ ہے یہ عام ہے اور مردوں میں یہ بہت کم دکھائی دے گا۔ عورتوں کی نزاکت جو طبیعت کی ہے اس میں یہ کمزوری داخل ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت درست فرمارہے ہیں مگر محض یہ بات جہنم کا ایندھن بنانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک اور بات بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں: "مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰه" جس نے بندوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ پس غور کی بات ہے یہ تو نہیں کہ گھر میں عورتوں نے شکوے کئے تو سیدھی جہنم میں چلی جائیں۔ مراد یہ ہے کہ اس مضمون کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دوسری نصائح کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو بات خوب کھل جاتی ہے کہ انسانوں کی ناشکری ایک بہت ہی بری عادت اور ایک ایسی عادت ہے جو خدا کی ناشکری تک پہنچا دیتی ہے اور جو خدا کی ناشکری ہو اس کے لئے تو جہنم ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بیان فرما کر جو اس کا حل بتایا وہ بھی اسی مضمون کو خوب کھول رہا ہے، مزید روشن کر رہا ہے۔ فرمایا صدقہ دو۔ خدا کے نام پر جب انسان قربانی پیش کرتا ہے تو اس کے تشکر کا بہترین اظہار ہے۔ یہ نہیں فرمایا خاوندوں کو کچھ دو۔ صاف کھل گیا کہ محض خاوند کی ناشکری پیش نظر نہیں تھی۔ اگر خاوند کی ناشکری ہی پیش نظر ہوتی اور وہی وجہ بنتی جہنم میں پہنچانے کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ فرماتے کہ ان کے حق مہر معاف کردو، ان کو کچھ اور عطا کرو۔ یہ ذکر ہی کوئی نہیں۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دو۔ کہتے ہیں جب آپؐ نے یہ فرمایا تو خواتین نے اپنے زیورات، کانٹے، بالیاں، انگوٹھیاں اتار اتار کر بلال کی چادر پر پھینکنی شروع کیں جو بلال نے اس وقت پھیلا دی تھی اور کثرت سے زیور ڈالے گئے۔ احمدی خواتین کے لئے میں اس لئے

بیان نہیں کر رہا کہ وہ یہ کریں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج دنیا میں احمدی خواتین ہی ہیں جنہوں نے ان یادوں کو آج دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ دنیا بھر میں کہیں احمدی خواتین کی کوئی مثال دکھائی نہیں دے گی۔ آپ مشرق و مغرب کو چھان ماریں، چندے دینے والی خواتین بھی ملیں گی مگر وہ نظارے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی عید کے نظارے ہیں یہ آج دنیا میں کسی نے پیش کئے ہیں تو احمدی خواتین نے پیش کئے ہیں۔ بارہا ایسا ہو چکا ہے اور کئی جو ایک دفعہ سب کچھ دے کر پھر زیور بناتی ہیں پھر جب خدا تعالیٰ کے نام پر کوئی تحریک کی جاتی ہے پھر وہ لٹا دیتی ہیں۔ تو اس لئے میں آپ کو ڈرانے کے لئے نہیں بلکہ آپ کو خوشخبری دینے کے لئے یہ بات سنا رہا ہوں کہ اللہ کرے آپ کے جذبے ہمیشہ زندہ رہیں اور آپ تقویٰ کے زیور سے آراستہ رہیں۔

اور جہاں آپ خدا کی راہ میں اظہار تشکر کے طور پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے زیور دیتی ہیں وہاں یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پہلی بات بھی آپ کے حق میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ ہی زیور ہے، تقویٰ ہی حقیقی رونق ہے۔ جو ہاتھ اللہ کی خاطر خالی ہوئے ہوں وہ خدا کی نظر میں تو بہت سج جاتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی خاطر جو بھوکا رہتا ہے، مونہہ بند رکھتا ہے اس کی بُو بھی اللہ کو پیاری لگتی ہے۔ تو وہ ہاتھ خدا کی نظر میں بہت ہی خوبصورت اور پُر رونق دکھائی دیتے ہیں جو خدا کی خاطر خالی ہوں۔ مگر یہ مراد نہیں ہے کہ عورتیں ہمیشہ زیور سے خالی ہو جائیں کیونکہ زیور عورت کا ایک حصہ قرار دیا گیا اور قرآن کریم نے زیور اور عورت کے مضمون کو اکٹھا باندھا ہے۔ "حِلیَہ" میں پلنے والی چیز ہے۔ اس لئے ہرگز یہ مراد نہیں کہ زیور چھوڑ ہی بیٹھو، کچھ اپنے لئے نہ بناؤ، کچھ اپنے لئے نہ رکھو۔ مراد یہ ہے کہ جب بھی توفیق ملے تو اس زیور میں سے خدا کے نام پر کچھ نکالا کرو۔ اور کچھ نہیں تو ایک یہ بھی صدقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اپنی غریب بہنوں کو، غریب بچیوں کو ان کی شادی کے موقع پر اگر اپنے زیور میں سے کچھ مستقل نہیں دے سکتیں تو عاریتاً دے دیا کرو۔ اور کچھ دیر وہ بھی پہن لیں، کچھ دیر ان کی زیور کی تمنا بھی پوری ہو جائے۔ یہ جو کچھ دینا ہے یہ دراصل حقیقت میں زندگی بھر کی خوشی دینے والی بات ہے کیونکہ عورتیں بھی کہاں زیور ہر روز پہنے پھرتی ہیں۔ ایک آدھ چوڑی لے لی، ایک آدھ بندہ پہن لیا، چند گنتی کے ایسے زیور ہیں جنہیں وہ روزمرہ استعمال کرتی ہیں۔ اور آج کل تو مصنوعی زیور بھی ایسے بن گئے ہیں کہ کوئی پوچھنے والی پوچھے تو پتہ چلے گا کہ اصلی ہیں کہ مصنوعی۔ ورنہ غریبانہ پہنچ میں بھی سجاوٹ کی روزمرہ کی چیزیں آچکی ہیں تو مراد یہ ہے کہ اگر ایک انسان کسی کو شادی کے موقع پر کسی اچھے موقع پر اپنا زیور دے دے خواہ عارضی دے تو چند موقعے جو زندگی کے ہوتے ہیں جس میں امیر بھی پہنتی ہیں ان میں غریب بھی پہن لیں گی اور وہ بھی اس خوشی میں ساتھ شامل ہو جائیں گی۔ تو اس کے لئے دراصل یہ عارضی خوشی بھی ایک دائمی خوشی کا رنگ رکھتی ہے۔ موقعوں پر ہی تو ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے موقع محل کی مناسبت سے عارضی طور پر عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ اپنا کچھ دے دیا کرو۔ خواہ بعد میں واپس لے لو۔ وہاں حدیث میں خواہ بعد میں واپس لینے کا لفظ تو نہیں ہے لیکن انداز یہ ہے کہ جیسے وقتی طور پر تمہاری بہن کو ضرورت پڑی ہے تو کچھ اس کی ضرورت بھی پوری کر دیا کرو۔ تو فرمایا کہ تم شکوے بہت کرتی ہو اور شکوے کا حل کیا بتایا، اس مصیبت سے نکلنے کا حل۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دیا کرو۔ یہی روایت سنن نسائی کتاب صلوٰۃ العیدین میں بھی ہے اور باب قیام الامام فی الخطبۃ میں بھی یہی روایت درج ہے۔

ایک اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا عید منانے کا طریق صحیح بخاری کتاب العیدین میں یوں بیان ہوا ہے۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے نماز پڑھاتے پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں نصائح فرماتے، اچھے کاموں کا حکم دیتے اور دیگر اوامر سے مطلع فرماتے۔ اگر آپ کوئی لشکر بھجوانا چاہتے تو اسے بھجوانے کا اعلان فرماتے۔ یعنی عید والے دن میں چونکہ کثرت سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ اب اس مہم پر اسلام کا ایک لشکر جانے والا ہے جو شامل ہونا چاہتا ہے شامل ہو اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم احکامات دیا کرتے تھے عموماً اس موقع پر ان کی دوبارہ تاکید فرمایا کرتے تھے اور اس کے بعد پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔

پس ایک جگہ خواتین کے پاس جانے کا ذکر ہے عید کے بعد۔ دوسری جگہ یہ ہے واپس تشریف لے جاتے۔ مختلف لوگوں نے مختلف صورتوں میں دیکھا ہے اور عید چونکہ اس زمانے میں بھی، اب بھی بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور کثرت سے لوگ آتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ ہر شخص ہر چیز پو۔ ؍ دیکھ لے۔ جو قریب ہے وہ زیادہ دیکھ لیتا ہے جو دور ہے وہ نسبتاً کم دیکھتا ہے۔

عید کے بعد کے جو مناظر ہیں وہ بھی روایات میں محفوظ ہیں۔ سارے تو نہیں مگر کچھ نہ کچھ ایسے دلکش نظارے ہیں جو آپ کے سامنے اس وقت رکھتا ہوں۔

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ عید کا دن تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس دو بچیاں جنگ بعاث کے واقعات پر مشتمل گیت گا رہی تھیں۔ عربوں کے روایتی گیت تھے اور اس کے ساتھ کچھ میوزک انسٹرومنٹ (Music Instruments) تھے جن کے ساتھ وہ گا رہی تھیں۔ یعنی وہ جیسے مضراب وغیرہ یا ساز ہیں یہ تفصیل بیان نہیں ہوئی کیا تھے لیکن کچھ ساز ایسے تھے جو عربوں میں رائج تھے وہ بھی ساتھ بجا رہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم تشریف لائے، مونہہ دوسری طرف کر کے لیٹ گئے اور سنتے رہے۔ تھوڑی دیر میں حضرت ابو بکر آئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہوں نے مجھے ڈانٹا کہ نبی ﷺ کے پاس شیطانی آلات بجائے جا رہے ہیں۔ اب یہ جو لفظ ہے "شیطانی آلات" اس کا اصل میں حوالہ ایک اور حدیث میں ہے۔ ایک دفعہ دور سے غالباً بنسری یا کسی اور چیز کی آواز آ رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے متعلق روایت ہے کہ آپؐ نے دونوں انگلیاں کانوں پر رکھ کر کہا کہ یہ شیطانی آوازیں آ رہی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ شیطانی ان معنوں میں ہے کہ ہمیشہ کے لئے وہ بند ہے یا اس زمانے کے شیطانی رواجات جو ان گانوں کے ساتھ ہوا کرتے تھے، محافل ہوتی تھیں اور مختلف میلوں کے موقع پر گانے بھی گائے جاتے تھے، ساز بھی بجائے جاتے تھے اور دیگر شیطانی حرکتیں کی جاتی تھیں۔ یا یہ بھی معنی ہے کہ آئندہ شیطان نے ان ہتھیاروں کو بہت کثرت سے استعمال کرنا ہے اور ساری دنیا کے معاشرے کو میوزک کے ذریعے تباہ اور ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ کی بجائے انسانی فطرت ان مصنوعی نغموں میں پڑ کر ان ہی میں اپنی جان گنوا بیٹھے گی۔ یہ بھی ایک پیشگوئی کا رنگ تھا۔

مگر اس کے برمحل استعمال کے متعلق اب یہ حدیث ہے کہ جب برمحل استعمال ہو اور شاذ کے طور پر ہو تو یہ فطرت کے خلاف نہیں ہے۔ پس حضرت ابو بکرؓ کے ذہن میں غالباً ایسی کوئی باتیں ہونگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عائشہؓ کو مخاطب کر کے یہ کہنا صاف بتا رہا ہے کہ آپ نے یہ اندازہ لگایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم طبیعت کے لحاظ سے بہت شرمیلے ہیں اور کسی کی دلشکنی کے ہر موقعہ پر احتراز فرماتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ناپسند تو کر رہے ہوں اور چونکہ منہ دوسری طرف تھا اس سے شاید یہ اندازہ لگایا ہو کہ ناپسندیدگی کا اظہار ہے اور عائشہؓ کو سمجھ نہیں آئی۔

لیکن اس میں ایک اور پہلو بھی ہے کہ اگر شرعاً ناجائز سمجھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی طبیعت کی حیا کبھی بھی اس بات میں مانع نہیں بنی۔ ایک پسند ناپسند کی بات، ہلکے انداز کا قصور جو لمم سے ملتا جلتا ہو یہ اور بات ہے مگر لمم نہیں لمم سے ملتا جلتا ہو اس کے قریب تر مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے سامنے آپ کے گھر میں آپ کی زوجہ مبارکہ شریعت کی خلاف ورزی کر رہی ہوں اور رسول اللہ ﷺ منہ دوسری طرف کر کے لیٹ جائیں یہ ناممکن ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بھی سمجھا بہرحال اپنی بیٹی کو نصیحت کی کہ ہیں! محمدؐ رسول اللہ کے گھر میں یہ شیطانی آلات بجائے جا رہے ہیں۔ اس پر حضورؐ حضرت ابو بکرؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا ان بچیوں کو کچھ نہ کہو۔ جب حضور کی توجہ ہٹی تو پھر میں نے اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں کہ جاؤ اب ٹھیک ہے اور یہ عید کا دن تھا۔

اور عید ہی کے دن کہتی ہیں کہ حبشی نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ میرے پوچھنے پر یا فرماتی ہیں کہ شاید از خود پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے پوچھا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا اپنے طور پر خیال آیا اور از خود ہی مجھے فرمایا تو دیکھنا چاہتی ہے؟۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ اس پر آپؐ نے مجھے اپنی اوٹ میں کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا۔ اب یہ بھی دیکھیں کہ کتنا ایک پاکیزہ نظارہ ہے۔ اور ان مولویانہ دماغ والوں کے لئے ایک سبق ہے اس میں کہ بعض تو کوئی لوگوں کے سامنے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ لے یا سیر پر جاتے ہوئے یا بعض دفعہ ائرپورٹ پر یا کسی جگہ تو مولویوں کی طبیعتیں بھڑک اٹھتی ہیں کہ دیکھو یہ کیا حرکت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ایک حبشیوں کا نظارہ دیکھ رہے ہیں، لوگ اور بھی ہیں، اس طرح نظریں پڑتی ہونگی۔ اگرچہ مسلمانوں کی تو پڑتی ہونگی تو جھک بھی جاتی ہونگی مگر آج بھی تو مسلمان ہی ہیں جو اعتراض کرتے ہیں، ان کی نظریں کیوں نہیں جھک جاتیں۔ سوال یہ ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم دیکھ رہے تھے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس طرح دیکھا کہ اوپر سے سر آگے نکالا ہوا اور گال سے گال لگا ہوا تھا۔ کہتی ہیں اس طرح مجھے کھڑا کیا رخسار پر رخسار تھا.......... آپ انہیں کہتے تھے اے بنی ارفدہ اپنا کھیل جاری رکھو۔ وہ رکتے رہے تو فرمایا: تمہیں جاری رکھو، جاری رکھو۔ یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا کافی ہے؟۔ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا چلی جاؤ۔ تو یہ ایک عید منانے کا انداز تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے عید کے بعد وقت گزارا اس کا ایک نظارہ ہے۔

☆...... سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ان کے دو دن وہ ہر سال منایا کرتے تھے۔ یعنی مدینہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم تشریف لائے ہیں تو اہل مدینہ کی بھی دو عیدیں ہوا کرتی

ارشاد نبویؐ

خَیر الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

تھیں۔ گو وہ اسلامی عیدیں نہیں تھیں مگر اور دن تھے سال میں اس میں وہ کھیلتے کودتے اور دل بہلانے کے سامان کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ان کے بدلہ تمہارے لئے بہترین دن مقرر فرمادئے ہیں۔ یعنی یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر۔ یہی روایت سنن النسائی کی کتاب صلوٰۃ العیدین میں بھی موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ کتاب اقامت الصلوٰۃ میں لکھا ہے مغیرہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ ایاز الاشعری عید کے موقع پر الانبار تشریف لے گئے۔ الانبار ایک جگہ کا نام ہے اور فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ دف کے ساتھ گیت نہیں گاتے جیسے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں گائے جاتے تھے۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت تو یہ ہے کہ گھر میں یہ واقعہ ہوا لیکن اس کی خبر پھیلی ہوگی ضرور اور صحابہ میں بھی یہی رواج ہو کہ عید کے دن اس زمانہ کی جیسی بھی سادہ پاک میوزک تھی اس کے اوپر وہ دف پہ خواتین گھر میں گاتیں اور خوشیوں کے دن گانوں کے ساتھ منائے جاتے تھے۔

بخاری کتاب العیدین میں ہے ، حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک بار نماز پڑھائی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی۔ آپ اس وقت حضرت بلالؓ کے کندھے کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ یہ روایت بھی اسی واقعہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ جو زندگی کا آخری حصہ تھا جس میں جسم میں کمزوری واقع ہو چکی تھی۔ حضرت بلالؓ نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقات ڈالتی جا رہی تھیں۔

آنحضرت ﷺ کا لباس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عید کے دن یمنی منقش چادر زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی حدیث ہے جس کی روایت حضرت امام شافعی کی کتاب ام الکتاب صلوٰۃ العیدین میں ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے ایک دوست جو مشرق وسطیٰ سے ہو کے آئے تھے وہ میرے لئے ایک دو جبے لے آئے تھے اور پہلے میں نے چونکہ بعض دفعہ پہنے تھے اس لئے ان کا اصرار تھا کہ خواہ ایک دفعہ پہنیں لیکن لوگوں میں یہ جبے پہن کر آئیں۔ تو پہلے تو میرا ارادہ نہیں تھا کیونکہ ذاتی طور پر جبہ پہننا میرے مزاج کے خلاف ہے۔ بعض دفعہ لوگوں کی خاطر پہنے اور اس پر پھر اتنے اصرار شروع ہوئے کہ مجبوراً لوگوں کی خاطر ایک سے زائد دفعہ بھی پہننا پڑا۔ لیکن گرمیوں کے بعض دنوں میں میں نے ویسے بھی اس میں آرام محسوس کیا کیونکہ تنگ کپڑے جو بدن سے چمٹے ہوں زیادہ گرمی میں تکلیف دیتے ہیں۔ تو پھر اس وجہ سے کہ وہ سہولت کا لباس ہے اس سے بھی زیادہ کچھ دن پہنا مگر پھر ترک کر دیا۔ کیونکہ میری عادت نہیں ہے۔

کل سوچ رہا تھا کہ اس کو پہنوں لیکن طبیعت مائل نہیں تھی پھر جب یہ روایت سامنے آئی تو میں نے کہا آج تو پہننا چاہئے مگر وہ ان بے چاروں کی قسمت ایسی ہے آج نہیں ہو سکتی یہ بات۔ وہ جبہ اتنا بڑا تھا، اتنا لمبا تھا کہ ایک دوسری حدیث کے مضمون سے ٹکرا رہا تھا۔ تو بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے۔ ایک نیکی کی نیت کریں ایک حدیث سے، دوسری حدیث سامنے آکھڑی ہوتی ہے کہ اس طرح نہیں۔ کیونکہ وہ پیچھے گھسٹتا جاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسے جبے پہننے سے منع فرمایا ہے کہ جو امیرانہ ٹھاٹھ اس طرح رکھتے ہوں کہ جس طرح پیچھے ایک لباس بعض دفعہ یہاں شاہی خاندان میں رواج تھا کہ ملکہ کے لباس کے پیچھے اتنا بڑا کپڑا پیچھے سرکتا آتا تھا کہ اس کو کئی خواتین جو خود معزز ہوا کرتی تھیں وہ دم کی طرح پیچھے اٹھائے پھرتی تھیں اور یہ ملکہ کی شان تھی۔ تو شانیں جب بڑھ جاتی ہیں۔ تو وہ اس قسم کے تمسخر انگیز، تمسخر آمیز نظارے پیدا کر دیتی ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چونکہ یہ پسند نہیں فرمایا اس لئے میں نکال کے لایا، جب پہنا تو میں نے کہا اب تو مشکل ہے مجبوری ہو گئی ہے اس لئے اتار آیا ہوں۔ لیکن نیت چونکہ تھی اس سنت کو پورا کرنے کی اس لئے امید رکھتا ہوں کہ اللہ کے ہاں میں یہ سنت پورا کرنے والا ہی شمار ہونگا۔

لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض دفعہ ایک حدیث دوسری حدیث کے مقابل پر کھڑ ہو جاتی ہے اور ایک کو غلبہ ہے دوسری اس کے مقابل پر مغلوب ہے اس کی ایک اور مثال احادیث ہی میں سے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں یعنی ایک اور اسی جُبّے کے تعلق میں۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے ایک بہت ہی خوبصورت جبہ جو ریشم کا تھا وہ لیا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! بروز عید نیز وفود جب آیا کریں گے اس وقت حضور اکرم ﷺ یہ جبہ پہن کر آیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یعنی ریشم کا لباس مردوں کو زیب نہیں دیتا اور اگر مرد ریشمی لباس پہنیں گے تو پھر ان کا آخرت کے لباس میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ تو اس طرح یہ متضاد حدیثیں نہیں ہیں۔ ایک غالب ہے اپنے عمومی حکم کی وجہ سے، ایک مغلوب ہے اپنے خاص دائرہ سے تعلق رکھنے والی ہے۔ اب عورتوں کے لئے حرام نہیں ہے مردوں کے لئے منع ہے۔

اب وہ جو مردوں والی حدیث ہے یہ غالب ہے۔ خوبصورت جبے پہننا جائز ہے مگر ریشم کا نہ ہو یا اس پر حقیقۃً سونے کا کام نہ ہو۔ پس اس طرح استنباط ہوتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جبے پہنے اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ ایسے خوبصورت جبے تھے بعض دفعہ ایسے دلکش تھے کہ ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ چاندنی رات تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم باہر نکلے، میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی محمدؐ رسول اللہ کو۔ اتنے خوبصورت دکھائی دے رہے تھے کہ چاند پھیکا پڑ چکا تھا۔ کوئی اس کی حیثیت نہیں تھی۔ تو زینت مومن کی شان کے خلاف نہیں مگر وہ زینت جو تقویٰ کے دائرہ میں ہو، جس پر لباس التقویٰ کا اطلاق بھی ہو سکے۔ لباس التقویٰ کو چھوڑ کر پھر کوئی زینت، زینت نہیں رہتی۔

☆...... سنن ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ پیدل جایا کرتے تھے عید کے لئے کیونکہ عید کی جگہ اکثر باہر ہوا کرتی تھی اس لئے وہاں تک جانے کے لئے سواری بھی استعمال ہو سکتی تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پسند فرماتے تھے کہ عید کے لئے پیدل جائیں۔ اور بچپن میں قادیان میں مجھے یاد ہے جب عید گاہ وہاں ایک مقبرہ تھا پرانا اس کے قریب کھلے میدان میں ہوا کرتی تھی تو وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پیدل جایا کرتے تھے اور ہم سارے پیچھے دوڑتے پھرتے تھے۔ کافی لمبا جلوس بن جایا کرتا تھا اور اسی طرح واپس بھی پیدل ہی آتے تھے اور واپسی پہ رستے بدل لیا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ چنانچہ محمد بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ پیدل جاتے۔ جس رستے سے جاتے اس سے مختلف رستے سے واپس آیا کرتے تھے یعنی ایک جانے کا رستہ کچھ حصہ اس کا مشترک ہو بھی تو پھر کاٹ کر دوسری طرف سے آیا جائے تو یہ دو رستے بن جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مجھے جاتی دفعہ پرلی طرف سے جانا پڑے گا۔ پہرے دار یہاں نہ کھڑے ہوں، بڑا دروازہ دوسرا کھولیں۔

☆...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور بخاری میں ہے کہ عید کے دن آنے اور جانے کے لئے الگ الگ رستے اختیار فرماتے۔ یہ وہی روایت ہے جو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ بخاری کتاب العیدین۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ جسے ہم چھوٹی عید یعنی عید الفطر کہتے ہیں اس میں ضرور جانے سے پہلے کچھ کھایا کرتے تھے۔ اور وہ جو قربانی کی عید ہے اس میں جانے سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے اور عموماً عید تک کا روزہ بن جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اسی قربانی کے گوشت سے کچھ کھانا چاہتے تھے جو خدا کے حضور پیش کرنا ہوتا تھا۔ پس جن لوگوں نے اس دن قربانی دینی ہو ان کے لئے یہی اعلیٰ طریق ہے کہ وہ قربانی جب اگر اتنے وقت میں ممکن ہو کہ ذبح ہو جائے اور کچھ کھایا جا سکے کیونکہ مشقت میں پڑنا مراد نہیں ہے عید والے دن۔

صبح عید جلدی بھی ہو جایا کرتی تھی اس زمانہ میں اور عادتیں اس قسم کی نہیں تھیں جیسے آج کل کے زمانہ میں ہیں کہ صبح اٹھ کر چائے کی پیالی نہ پئیں تو سارا دن سر درد میں مبتلا رہیں۔ تو اس لئے اس سادہ دور میں یہ بات مشقت کا مظہر نہیں ہے بلکہ ایک سنت ہے، محبت کے نتیجہ میں جو قربانی خدا کے حضور پیش کرنی ہے اسی میں سے کچھ کھایا جائے اور جنہوں نے نہیں کرنی ان کا یہ مطلب تو نہیں کہ تین دن بعد قربانی کریں تو تین دن بھوکے رہیں۔ اس لئے استنباط موقع اور محل کے مطابق کیا جاتا ہے۔ بہر حال اس عید پر تو یہ ثابت ہے کہ ہمیشہ جانے سے پہلے کچھ کھایا کرتے تھے اور اس روایت میں ہے کہ کھجوریں پسند فرماتے تھے کہ عید سے پہلے چند کھجوریں کھا لیتے تھے اور راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کھجوریں طاق مقدار میں ہوتی تھیں، جفت نہیں ہوتی تھیں یعنی ایک یا تین یا پانچ یا سات یا نو جتنی بھی ہوتی تھیں۔ آپ طاق تعداد میں کھایا کرتے تھے کیونکہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ خدا ایک ہے اس لئے طاق سے محبت کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیشہ طاق کا خیال رکھا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نمازیں بھی دیکھیں طاق بنا دیں۔ فرائض میں مغرب کی تین رکعتوں نے سارے فرائض کو طاق کر دیا۔ نوافل میں وتر کی تین رکعتوں نے سارے نوافل کو طاق کر دیا۔ تو یہ مضمون ہے مگر بنیادی طور پر محبت کا مضمون ہے۔ کوئی منطقی فلسفہ کی بات نہیں ہے ورنہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں، جوڑا جوڑا کیوں بنایا۔ خدا نے ہر چیز کو جوڑا بنایا۔ اس لئے یہ بحثیں اگر اس طرح آگے چلائی جائیں تو لغو باتیں بن جائیں گی۔ جوڑا جوڑا ہی بنایا ہے مگر بعض حالات میں جہاں طاق کا مضمون اطلاق پاتا ہے وہاں طاق اچھا لگتا ہے۔ پس اس سے زیادہ اس میں ضرورت سے بڑھ کر تردّد و تفحص کی ضرورت نہیں ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ عید الفطر پڑھنے گھر سے نکلے تو آپ نے دو رکعت نماز عید پڑھائی اور دو رکعت عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل ادا نہیں کیا۔ اس لئے یہ بھی یاد رکھیں کہ عید سے پہلے اور بعد نوافل کا کوئی رواج نہیں ہے اور صرف دو رکعتیں عید ہی ہیں جو اس دن کا نفل ہیں یا اس دن کے پہلے حصے کا نفل ہیں۔

☆...... ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز نوجوان لڑکیوں کو بھی عید پر آنے کی تاکید کرنے کا اعلان فرمایا۔ یعنی ان کو حکم دیا کہ یہ اعلان کر دو کہ نوجوان بچیاں بھی آئیں اور جنہوں نے شرعاً نماز نہیں پڑھنی وہ بھی آئیں اور وہ نماز نہ پڑھیں مگر عید کی

دوسری تقریبات میں شامل ہوں اور پھر یہ بھی فرمایا کہ وہ جو چادریں اوڑھے ہوتی ہیں، چادر اوڑھنے والیاں یہ نہ سمجھیں کہ ہم چونکہ چادر اوڑھتی ہیں، ہمارا پردہ سخت ہے، ہمیں جانے کا حکم نہیں۔ فرمایا چادر والیاں بھی آئیں اور ہم سب دعا میں شامل ہوں۔ یہ مقصد تھا حضور اکرم ﷺ کی ہدایت کا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعض ایسی ہیں جو پردہ دار ہیں، شرم رکھتی ہیں یعنی ان معنوں میں کہ ان کے پاس چادر کوئی نہیں ہے، وہ کیا کریں۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دوسری عورت اپنی بہن کو اپنی اوڑھنی پہنا دیا کرے، یہ تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ تو وہ جو میں نے پہلے ضمناً ذکر کیا تھا وہ یہی حدیث ہے کہ وقتی طور پر جب خوشیوں کے موقعے ہوں تو اپنی غریب بہنوں کی ضرورت پر خود نظر رکھنی چاہئے۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنی امیر بہنوں سے مانگ لیا کریں۔ دیکھیں کیسی صاف بات ہے۔ فرمایا ہے جو دیکھنے والی عورتیں ہیں وہ دیا کریں ان کو، نہ کہ بے چاریاں مانگتی پھریں۔

جہاں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عید کا تعلق ہے وہ بعینہ اسی طرح ہوتی تھی جیسا کہ احادیث میں ذکر ملتا ہے۔ اور وہی عید وراثتاً ہم لوگوں نے بھی پائی۔ ان معنوں میں کہ ان صحابہ کو بھی دیکھا جن میں کبار بھی شامل تھے۔ بعد میں آنے والے صحابہ بھی تھے اور حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں بھی عیدیں پڑھتے دیکھا، عیدیں مناتے دیکھا۔ یہی رنگ تھا عیدوں کا جو اس زمانے میں بھی جاری رہا۔ کچھ کھیل کود بھی ہو جایا کرتی تھی، کچھ میچز (Matches) ہو جایا کرتے تھے اور خوشیوں کے طریق اور بچے مل کے گاتے تھے۔ تو یہ عیدیں جو ہیں اسی طرح ابھی بھی جاری کرنی چاہئیں اور وہ بات جو میں نے کہی تھی کہ اپنے غریب بھائیوں کی اور بہنوں کی خوشیوں میں بھی شامل ہوں۔ اس کا اس حدیث سے استنباط ہوتا ہے کہ جس کے پاس چادر نہیں اس کو چادر دیں۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ دے کر واپس لے لیں لیکن انداز ایسا ہے کہ گویا عارضی طور پر دے دیں۔ عارضی طور پر بھی دیں تو بسا اوقات دینے والا بھی شرم محسوس کرتا ہے واپس لیتے ہوئے اور میں سمجھتا ہوں کہ احمدیوں میں یہ حیا بہت ہونی چاہئے۔ جس بہن کی ضرورت کی خاطر دیا ہے ایک دفعہ کھل گیا تو پھر حیا مانع ہو جانی چاہئے کہ وہ واپس کریں تو وہ واپس لے لیں۔ اور یہ انسانی فطرت ہے۔

☆......ایک نیکی کی توفیق ملتی ہے تو دس نیکیوں کا ثواب اس لئے بھی ملتا ہے کہ دس نیکیوں کی بھی توفیق مل جاتی ہے اور پھر وہ آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں اس لئے یہ جو مضمون ملتا ہے کہ کہیں دس (۱۰) نیکیوں کا ثواب، کہیں سو (۱۰۰) نیکیوں کا، کہیں بے حساب، تو یہ اللہ کے بندوں کے خدا سے تعلقات کے مختلف مراحل ہیں، مختلف صورتیں ہیں جو ان کے لئے ثواب کی ترغیب دیتی ہیں۔ اگر خدا سے تعلق والا اس طرح نیکی میں بڑھے کہ ہر نیکی ایک لذت پیدا کرے اور اس کے نتیجہ میں دوسری نیکیوں کی توفیق ملتی چلی جائے تو پھر اس کا ثواب بھی لا متناہی ہوتا چلا جاتا ہے جو حد توفیق اور حد استطاعت تک نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے پھر اللہ اس حد پہ رکتا نہیں وہاں سے پھر بے حساب کا مضمون شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بندہ جو خدا کی خاطر اپنی حد تک پہنچتا ہے اس کی جزا تو یہ ہے کہ خدا اپنی حد تک پہنچے اور وہ بے حد ہی ہے، لا متناہی، جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ تو اللہ سے تعلقات قائم کرنے کے لئے ان باتوں کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ آپ کی محدود چیز ہے وہ ڈال دیں، لا محدود میں حصہ پالیں۔ آپ کے برتن میں اگر تھوڑی گنجائش ہے تو سارا دے دیں تاکہ خدا کا برتن جو لا محدود ہے اس میں آپ کا حصہ بن جائے۔ یہ وہ مضامین ہیں جن کا نیکی کے عدل اور احسان اور ایتاء ذی القربیٰ سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی روح کے مطابق دنیا میں عیدیں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ عید کی خوشی میں سب احباب کے لئے میٹھے چاول پکوائے اور اس زمانہ کے سادہ معاشرے میں میٹھے چاول بھی بڑی چیز سمجھی جاتی تھی۔ وہاں عام طور پر غریبانہ زندگی تھی۔ کبھی گھر میں لوگوں کے ٹُکڑ کے چاول پک گئے تو پک گئے یا کہیں کوئی میٹھا مل گیا یا گُڑ کے ساتھ روٹی کھالی۔ مگر میٹھے چاول جو تھے جس کو زردہ کہتے ہیں آج کل تو ایک معمول کی عام سی چیز بن گئی ہے اس زمانہ میں ایک بڑی ٹریٹ (Treat) تھی۔ تو صحابہ نے محسوس کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو بڑی خاطر کی ہے اور میٹھے چاول سب کے لئے پکوائے۔ اس وقت گیارہ بجے کے قریب راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا کا برگزیدہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاء سادہ لباس میں مگر ایک چوغہ زیب تن کئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ اس موقع پر یہ الہام بہت ہی سجتا ہے اور لکھنے والے نے خوب لکھا ہے کہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاء، اللہ کا پہلوان حُلَلِ الْاَنْبِیَاء، انبیاء کے چوغوں میں آیا ہے، انبیاء کے لباس میں ملبوس ہو کے آیا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چوغہ پہنا کرتے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جو آپ کو سادہ کپڑوں میں چوغہ میسر آیا وہ چوغہ زیب تن کئے ہوئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارک باد پیش کی۔ یہ عیدوں کے رنگ ہیں جو انبیاء سے اور انبیاء کے عشاق سے ہم نے پائے اور انہیں کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب عید کے موقعہ پر مبارکباد کا جہاں تک تعلق ہے بعض دفعہ خدا نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ کی جماعت کو خوشخبریاں دی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔

وبشرنی ربی و قال مبشرا
ستعرف یوم العید والعید اقرب

کہ مجھے خدا نے خوشخبری دی ہے۔ وَقَال مبشراً اور مبشر بنتے ہوئے مجھ سے فرمایا یعنی خوشخبریاں دیتے ہوئے مجھ سے فرمایا ستعرف یوم العید کہ تو عید کا دن پہچان لے گا۔ جان لے گا اس بات کو جس کی ہم خوش خبری دے رہے ہیں تو عید کے دن معلوم کر لے گا کہ وہ کیا بات تھی۔ والعید اقرب اور ایک خوشی کی عید اس کے ساتھ ہی جڑی ہوئی ہوگی۔

یہ الہام لیکھرام کی اس موت کی صورت میں ظاہر ہوا یعنی پوری طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے سچا ثابت ہوا جو عید سے ملحقہ دن ہوئی تھی اور چونکہ الٰہی نشان کے طور پر تھی اس لئے اس کو بھی خدا نے یوم عید قرار دیا کہ والعید اقرب، ایک ایسی عید ہے جو اس کے ساتھ جڑی ہوئی ہوگی۔ دوسرا اس کا میں نے ترجمہ کیا ہے۔ ستعرف یوم العید کہ تم عید کا دن پہچان لو گے۔ وہ اپنی علامتوں کے ساتھ ظاہر ہوگا اور وہ حقیقی عید ہے جو خدائی نشانات کے پورا ہونے کی عید ہے۔ پس اس عید کے لئے بھی ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ عید جس کو ہم ہی نہیں بلکہ دنیا پہچان لے کہ ہاں اس کو عید کہتے ہیں۔ کثرت سے الٰہی نشانات پورے ہو رہے ہوں اس عید کا دن دیکھنے کی بھی توفیق عطا ہو۔

☆......ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نام مکتوب میں لکھا کہ آج رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔ اس الہام پر میں پہلے بھی کچھ گفتگو کر چکا ہوں۔ یہ جو کل اور پرسوں کا معاملہ ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ کل نہیں تو پرسوں یہ ظاہری معنی ہیں جن معنوں میں یہ بات پوری ہو سکتی ہے، اطلاق پا سکتی ہے۔ مگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی وہی استنباط فرمایا ہے جس کی طرف میری طبیعت بھی ہمیشہ سے مائل ہے۔ کہ یہاں کچھ اور وعدے ہیں خوش خبری کے اور کل پرسوں کا مضمون کل اور اس کے بعد آنے والے دن سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ایک محاورہ ہے۔ کل پرسوں کی بات ہے۔

میں نے بھی ایک دفعہ اپنے ایک شعر میں کہا تھا۔

ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی

تو جو اس محاورہ کو نہیں سمجھتے انہوں نے سمجھا کہ اس سال یا اگلے سال۔ یا اگلے سال یا اس سے اگلے سال۔ یہ کل پرسوں کی بات مراد ہے کہ جب آخر خوشیاں آجاتی ہیں اور غم پیچھے رہ جاتے ہیں تو یہ کل پرسوں کی باتیں دکھائی دیتی ہیں پھر۔ کتنے دن دیر ہوئی۔ بس کل پرسوں کی بات تھی وہ ہو گئی پوری۔ تو یہ بھی دعا کریں کہ ہماری عید بھی کل پرسوں کی عید بن جائے۔ ان معنوں میں جن معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا نے فرمایا عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔

پھر اس عید کی خوشخبریوں میں ایک الہام یہ ہے ۹ر فروری ۱۹۰۷ء کا "العید الآخر تنال منه فتحا عظیما"۔ کہ ایک عید ہے جو اور قسم کی عید ہے۔ دوسری عید ہے جس کے ساتھ فتح عظیم نصیب ہوگی۔ وہ حاصل ہو جائے گی جو فتح عظیم ہے۔ تو یہ جو دن ہیں یہ بڑے اہم ہیں اور دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ عید بھی ہمیں عطا کرے جس کے متعلق یہ الہام بھی اپنی پوری شان سے پورا ہو۔ یہ سال خاص برکتوں کا سال ہے۔ اس میں تو مجھے ایک ذرہ کا بھی شک نہیں۔ مگر وہ برکتیں کس طرح کس شکل میں پوری ہونگی یہ تو "تعرف یوم العید" والی بات ہی ہے۔ جب وہ خدا کے وعدے پورے ہونگے تو چمکتے ہوئے سورج کے نشان کی طرح انسان پہچان لے گا پھر یہ شک کی گنجائش نہیں رہے گی کہ یہ مطلب تھا کہ وہ مطلب تھا۔

اس ضمن میں بعض لوگ کسی ایک خوشی کو ان وعدوں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ میں نے مثلاً یہ کہا تھا کہ مجھے خدا کی رحمت سے توقع ہے کہ بعد گیارہ انشاء اللہ کا الہام ان معنوں میں ہمارے لئے شاید پورا ہو اور غالباً میرا خیال ہے کہ خدا کرے تو پورا ہو کہ ہجرت کے گیارہ سال پورے ہو گئے اس کے بعد جو دور ہے وہ قریب کا دور اس میں خدا تعالیٰ کچھ نشانات ظاہر فرمائے گا۔ اس ضمن میں میں نے بعد میں ایک یہ توجیہہ بھی پیش کی کہ ایک ایسا واقعہ ہوا ہے پاکستان میں جو اگر نہ ہوتا تو اس کے عواقب ملک اور قوم کے لئے بہت ہی خطرناک ہوتے اور پاکستان کے لئے تو وہ ایک مہلک واقعہ ان معنوں میں تھا کہ اس کے اندر ہلاکت کے بیج موجود تھے۔ اگر وہ ہو جاتا تو اس کے بعد پاکستان کی ہلاکت یقینی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا اور جماعت سے اس کا یہ تعلق ہے کہ اس واقعہ کا جماعت کے ساتھ جو انتہائی ظالمانہ سلوک کی نیتیں تھیں ان کا تعلق تھا اور جماعت کے خلاف ظلم کی نیتوں کے پردے میں فائدہ اٹھاتے ہوئے قوم کے خلاف ایک سازش کی گئی تھی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پہلو سے تو وہ بات پوری ہو بھی گئی ہے۔ مگر جیسے اس سے زیادہ کی توقع ہے اور میری دعا ہے کہ اس کے بعد جو دوسرے نتائج ظاہر ہوں اللہ کرے وہ جماعت کے لحاظ سے مثبت خوش خبریاں لانے والے بھی بنیں۔ یہ وہ خوش خبریاں ہیں جو ایک قسم کا منفی رنگ رکھتی ہیں یعنی خوش خبریاں منفی نہیں مگر ان کی نوعیت ایسی ہے جو اس حادثہ سے بچا لیا گیا۔ اس حادثہ سے بچا لیا گیا جیسے کہا جاتا ہے بالکل وہ حادثہ ایسا ہونے والا تھا کہ اگر ایک لمحہ کی دیر ہو جاتی تو وہ شخص ہلاک ہو جاتا۔ یہ بھی ایک بڑی خوش خبری ہے مگر ایک

طالبانِ دعا۔
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان۔ 248-1652, 248-5222
رہائش۔ 243-0794, 27-0471

خوش خبری یہ ہے کہ خدا نے تمہیں یہ عطا کر دیا۔ فلاں چیز عطا کر دی، فلاں چیز عطا کر دی تو اس پہلو سے کوئی بڑی عید ہمارے لئے مقدر ہونی چاہئے جو گیارہ سال کے بعد ہو۔ بعض احباب یہ لکھ رہے ہیں کہ جو ایم ٹی اے کو خدا نے نئی کامیابیاں عطا کی ہیں یہ بھی بات پوری ہو گئی۔ میں ان سے اتفاق نہیں کرتا اس لئے کہ ایم ٹی اے کی کامیابیاں بہت ہیں مگر اس کو یہ کہنا کہ بعد گیارہ کے ساتھ اس کا تعلق ہے میرا دل اس پر بالکل مطمئن نہیں۔ لکھنے والے شاید مجھے عذر مہیا کر رہے ہیں۔ وہ غالباً یہ چاہتے ہیں کہ اگر کوئی دشمن کہے کہ نہیں بات پوری ہوئی تو آپ یہ کہہ دینا آگے سے، تو اس طرح مجھے بچوں کی طرح سکھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کی مرضی ہے اس کی مرضی پر کسی کو کوئی اختیار نہیں۔ وہ چاہے گا تو جب دے گا اور جو دے گا وہ خود اپنی ذات میں ایک نشان ہوگا، بولتا ہوا نشان، چاند کی طرح روشن نشان، اس سے بڑھ کر، سورج کی طرح روشن، اس سے بھی بڑھ کر۔

پس وہ خوش خبریاں جو خدا کی طرف سے آتی ہیں جب پوری ہوتی ہیں تو خود ظاہر کرتی ہیں اپنے پورا ہونے کو۔ ان کے لئے عذر نہیں تراشے جاتے۔ اور عذر تراشتے ہیں تو آپ گویا یہ تسلیم کرتے ہیں کہ پوری تو نہیں ہوئی چلو خدا کا منہ رکھنے کی خاطر کہ اس کی بات سچی نکلی یہ باتیں پیش کر دو یہ طریق درست نہیں ہے۔ انہوں نے تو نیک نیت سے ہی لکھا ہوگا مگر میں بتا رہا ہوں کہ وہ بات جو دل کی گہرائی تک مطمئن نہ کر دے وہ سچی نہیں ہوتی اور نیکی کی تائید میں جھوٹی باتیں پیش کرنا ایک بچگانہ کھیل ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ دشمن ہنستا ہے تو ہنستا پھرے۔ مگر لیں گے وہی جو خدا دے گا اور ہمارا دامن ہمیشہ اس کے حضور کھلا رہے گا۔ آج نہیں تو کل دے گا۔ کل نہیں تو پرسوں دے گا۔ کل اور پرسوں کی تو بات ہے۔ مگر جب وہ دیتا ہے تو اسی طرح دیا کرتا ہے۔

دیکھو ضیاء کے زمانہ میں کیا ہوا تھا۔ کتنی دیر دشمنوں نے طعنے دیئے اور دیتے رہے کہ کیا کر لیا ہے، کیا بگاڑ لیا ہے۔ مگر جب خدا کی بات پوری ہوئی تو کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ آج تک اس اعجاز کا کوئی نشان دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ چند دن پہلے خدا بتا دیتا ہے کہ ہونے والا ہے واقعہ۔ اور چند دن بعد ایسا رونما ہوتا ہے کہ بعینہٖ جیسا کہ اس کے متعلق جو کچھ پہلے کہا گیا تھا وہ ساری باتیں اس ایک واقعہ کے اندر اکٹھی ہو گئیں۔ اس خدا سے توقع ہے کہ کسی نفس کے بہانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیں گے تو اس سے شان کا نشان لیں گے ورنہ جب وہ دے گا ٹھیک ہے، وہ نہ دے تب بھی ہم راضی ہیں۔ توجیہات ہیں اور اعلیٰ توقعات کے ساتھ تقویٰ کے ساتھ یہ توجیہات ہونی چاہئیں۔ اس میں نفس کے بہانوں کو شامل نہیں ہونا چاہئے۔

جو پہلی بات تھی وہ میں نے غور کے بعد آپ کے سامنے رکھی تھی۔ لوگوں کو اندازہ نہیں ہے کہ وہ کتنا خطرناک واقعہ تھا۔ اگر وہ ہوتا تو ہرگز پاکستان کی فوج کا مزاج مجموعی طور پر اس کو قبول نہیں کر سکتا تھا۔ ناممکن تھا کہ اس کے بعد خانہ جنگی شروع نہ ہو جاتی اور جب ہندوستان تیار بیٹھا ہو سامنے اور بہانے ڈھونڈ رہا ہو جنگ کے تو اس وقت پاکستان کے اندر یہ فتنہ رونما ہو جانا یہ کسی پہلو سے قابل قبول نہیں تھا۔ اور جو شریعت بنائی جارہی تھی اس وقت بعض جاہلوں کی طرف سے جن کا حال یہ تھا کہ وہ معمولی دینی امتحان بھی پاس نہیں کر سکتے تھے اس کے باوجود مفتی بن بیٹھے ان کی بنائی ہوئی شریعت کو نافذ کرنے کا ارادہ تھا اور وہ شریعت جو تنگ دل پاکستان کے دین سے محبت کرنے والے ہیں ان کو بھی قبول نہیں تھی۔ جس طرح ساری عورتوں سے انہوں نے سلوک کرنا تھا، جس طرح ساری عورتوں کی تعلیم کے اوپر قدغن لگا دی جاتی تھی۔ سب لڑکیوں کے سکول کالج بند، وہاں کے داخلے ختم۔ یہ شریعت تھی ان کے دماغوں کی۔ جہالت جو عورتوں پر ٹوٹی تھی ممکن کیسے تھا کہ سارا ملک اس مصنوعی انسانی شریعت کو برداشت کر لیتا خواہ اسلام کے نام پر ہوتی۔ تو جو باتیں میں نے کہی تھیں وہ کچھ فرضی بہانہ نہیں، بہت گہری حقیقت رکھتی ہیں۔ لیکن میرا دل مطمئن نہیں ہے کہ صرف یہی ہو اور ہم کہہ دیں کہ بات پوری ہو گئی۔ ایک تو ہو گئی اب آگے دیکھیں خدا کیا دکھاتا ہے۔

پس یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ عید ہمارے لئے لائے۔ "ستعرف یوم العید والعید اقرب" کہ ایک عید کے ساتھ دوسری عید ملی ہوئی ہو اور یا قریب ہو اس کے۔ اور ایک خوش خبری کے بعد خدا دوسری خوش خبری دکھائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ یہ بھی ۱۹۰۷ء کا ہے۔ "ساقیا آمدن عید مبارک بادت"۔ اے ساقی تجھے عید کی آمد مبارک ہو۔ اب وہ ساقی کون ہے۔ اصل ساقی تو ساقی کوثر ہیں، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہیں۔ پس جو بھی بادہ لٹانے والے ہیں وہی بادہ تقسیم کرنے والے ہیں ان کو عید کی مبارک دی جارہی ہے اور آج اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ اسی بادہ کو لے کر گھر گھر نکل کھڑی ہوئی ہے۔ مشکیزوں میں وہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے فیضان کا بادہ ہے اور سب دنیا میں تقسیم کر رہی ہے اور خم پر خم لنڈھا رہی ہے۔ تو اس پہلو سے آپ سب اسی ساقی کے بنائے ہوئے وہ چھوٹے چھوٹے ساقی بن گئے ہیں جو اب دنیا میں پھیل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ عید اس پہلو سے مبارک کرے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے عرفان اور فیضان کا نور آپ سب دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ اور دنیا والے دو دو ہاتھ آگے کر کے پی رہے ہیں۔ یہ جو میں بات کہہ رہا ہوں اس کے پیچھے ایک لمبی تفصیل ہے۔ کس طرح خدا دلوں کو پلٹ رہا ہے، کس طرح خدا تعالیٰ رؤیا کے ذریعہ، بعض دفعہ کشوف کے ذریعہ لوگوں کو تیار کر رہا ہے اور وہ دوڑے چلے آتے ہیں کہ ہمیں بھی کچھ دو اس فیض سے۔ پس یہ عید ہے جو ہو گی انشاء اللہ۔ دعائیں کریں کہ جلد تر ہو۔

اور پھر وہ عید ہے جو جماعت کی فتح کی ایسی عید بھی آنے والی ہے کہ جس میں دوسرے شامل ہونے سے متردد ہوں گے، تکلیف محسوس کریں یا جو بھی صورت ہو مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بھی ۱۹۰۷ء کا الہام ہے۔ عید تو ہے چاہے کرو نہ کرو۔ خوشیوں کا دن تو آ گیا اب مناؤ نہ مناؤ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ مراد نہیں ہے کہ چھٹی ہے تمہیں، عید ہے چاہے تو کرو، ایک محاورہ ہے۔ اب تمہارے نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ عید تو آ گئی، غلبہ تو ظاہر ہو گیا۔ اب شامل ہونا ہے تو ہو، نہیں تو نہ سہی۔ تمہارے نہ ہونے سے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا۔ تو اللہ کرے کہ یہ ساری عیدیں جن کا الہامات میں ذکر ہے اور ہمیں قریب آتی دکھائی دیتی ہیں ان کو جلد تر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ان عیدوں کے سانسوں میں سانس ملا کر سانس لیں۔ ان کی خوشیاں ہمارے رگ و پے میں پیوستہ ہوں۔ اللہ کرے کہ وہ رونق کے دن جو آ رہے ہیں اور بڑھتے چلے جا رہے ہیں ایک بھرپور بہار میں تبدیل ہو جائیں۔ ایسی بہار کہ سوکھے ہوئے پودوں کو یہ کہہ سکیں کہ بہار تو ہے چاہے مناؤ یا نہ مناؤ۔

اس ضمن میں جو بعض خوش خبریاں چھوٹی چھوٹی۔ میں نے اس لئے یہ تمہید باندھی تھی خوش خبریاں بتانے سے پہلے کہ کہیں یہ خطہ نہ آنے شروع ہو جائیں کہ وہ بات پوری ہو گئی بعد گیارہ، وہ اور بات ہے۔ میں نے سمجھا دیا ہے۔ یہ جو خوشخبری ہے اس کا ایک کا تعلق یو۔کے۔ (U.K.) جماعت سے ہے۔ وہ جماعت کے لئے مرکزی مسجد جس کے لئے بڑی دیر سے تمنا کی تھی اور تحریک کی جا چکی تھی۔ اب اللہ کے فضل سے اس کی کارروائی تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ الحمد للہ۔ کہتے ہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہو گیا۔ مراد یہ ہے کہ جو شرطیں زبانی طے ہونے والی تھیں وہ ہو چکی ہیں۔ جو رسمی تحریریں ہیں شاید وہ باقی ہیں۔ پس جماعت یو۔کے۔ کو بہت بہت مبارک ہو۔

اور ان کو شاید اکثر کو علم نہیں کہ اس کے خلاف کیسی کیسی سازشیں کی گئی ہیں۔ بھرپور سازشیں جماعت کے دشمنوں کی طرف سے کی گئیں، یہاں تک کہ یہاں اس سارے علاقہ میں جماعت کے خلاف زہر پھیلایا گیا کہ یہ تو مسیح کے دشمن ہیں، تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرو گے اور ان کو اپنے اندر جگہ دو گے جو مسیح کے متعلق ایسی ایسی باتیں کرنے والے کے غلام ہیں۔ اور بھی بہت سے فتنے اٹھائے گئے۔ کرائے کے ٹٹو بلوائے گئے، شور مچائے گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ جس کی عطا کا فیصلہ کر لیتا ہے تو ایسے لوگوں کو کچھ بھی توفیق نہیں ملتی۔ ساری باتیں ان کی رائیگاں گئیں اور اس کونسل کے جو کونسلرز ہیں انہوں نے سب باتیں سننے کے باوجود پہچانا کہ یہ کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا آپ بالکل فکر نہ کریں۔ ہمیں پتہ ہے کہ حاسد لوگ ہیں۔ محض حسد کر رہے ہیں اور آپ سے بہتر اور شریف جماعت ہمیں میسر نہیں آسکتی۔ اس لئے ہماری طرف سے دروازے کھلے ہیں، شوق سے آئیں۔ ان لوگوں کی تنگ نظری کی وجہ سے اگر کچھ ہمیں شرطیں لگانی پڑ رہی ہیں تو آپ کا ہمارے ساتھ جب رابطہ بڑھے گا اور سب لوگ دیکھیں گے اور آپ کو پہچانیں گے اور آپ کے اخلاق سے متاثر ہوں گے تو پھر پابندیاں بھی آہستہ آہستہ اللہ کے فضل کے ساتھ دور ہو جائیں گی۔ تو ان شرائط کے ساتھ جن کا میں نے ذکر کیا ہے ہم نے اس بات کو قبول کر لیا ہے۔

انشاء اللہ اب آئندہ اس کی تعمیر کا دور شروع ہوگا۔ جیسا کہ پہلے حصے میں جماعت نے قربانیاں دی ہیں ابھی کچھ ضرورت ہے۔ باقی امید ہے امیر صاحب دورہ کریں گے۔ یو۔کے۔ کا اور ایک بلال کو بھی ساتھ لے جائیں، جھولی پھیلانے والے کو۔ اللہ توفیق دے یہ دورہ بہت کامیاب ہو اور جو کمی رہ گئی ہے وہ پوری ہو۔ میرا خیال تھا اور کچھ میں نے امیر صاحب کو امید بھی دلادی تھی غلطی سے کہ فکر نہ کریں جو زائد ہوگا، ضرورت ہو گی وہ ہم جماعت کے مرکزی فنڈ سے دے دیں گے۔ لیکن ایم ٹی اے کی ضروریات زیادہ غالب ہیں۔ ان کا سب دنیا سے تعلق ہے اور بہت بڑے بڑے سودے ہمیں عالمی سطح پر کرنے پڑے ہیں جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے وقار کو، جماعت کے تعارف کو بہت بڑی تقویت حاصل ہو گی۔ اور ایسے ایسے سودے ہیں جن کے نتیجہ میں انشاء اللہ امریکہ، کینیڈا اور جنوبی امریکہ کے کسی حصہ تک انشاء اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹے اب پیغام پہنچ سکے گا۔ اور اس سلسلہ میں بھی وہ آخری شرائط طے عملاً ہو چکی ہیں ان کی بعض تفاصیل رہتی ہیں مگر ایک اور فائدہ

نمایاں کامیابی و درخواست دعا

میری نواسی عزیزہ ہمیرہ انجم بنت مکرم شیخ محمود صاحب ساکن شیموگہ (کرناٹک) نے اس سال بی ایڈ میں سارے صوبہ کرناٹک میں فرسٹ رینک حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو دینی و دنیاوی علوم سے مالا مال کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین (فہیم النساء ساگر کرناٹک)

تبلیغ دیں و نشر ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

اس کا یہ ہو جائے گا کہ امریکہ ہمارے پروگرام بھی سنا سکے گا اور اپنے پروگرام بھی، وہاں کے مقامی پروگرام اپنی ضرورت کے مطابق چوبیس گھنٹے کے زائد وقت میں جتنے چاہے دے سکے گا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے ہماری نئی نسلوں کی ضرورتیں بہت پوری ہو جائیں گی اور امریکہ میں ایک تبلیغ عام کا ایک دور شروع ہو جائے گا۔

پس یہ بہت بڑی خوش خبری ہے لیکن اتنی بڑی خوش خبری ہونے کے باوجود میں یہ نہیں کہتا کہ بعد گیارہ کی پیش گوئی پوری ہو گئی۔ تھوڑا مانگ لیا تو باقی کیا کریں گے پھر۔ اس لئے ہم نے ہاتھ پھیلائے ہی رکھنا ہے کہ اللہ میاں جزاك اللّٰہ۔ اللہ میاں کو آدمی جزاك اللّٰہ نہیں کہہ سکتا مگر بعض دفعہ بے ساختگی میں نکل جاتی ہیں ایسی باتیں۔ کہ **اے اللہ تیرا بہت بہت شکریہ لیکن کچھ اور چاہئے۔** ہمارا دامن وسیع ہے اور تیری رحمت بے انتہا ہے۔ اسے ایسا بھر کہ چھلکنے لگے۔ ان دعاؤں کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اس ضمن میں جنہوں نے بہت محنت کی ہے اور خدا کے فضل کے ساتھ ہمیں رشین ٹیلی ویژن کے چنگل سے نجات بخشنے میں بہت ہی کام کیا ہے وہ اور ان کے ساتھ کام کرنے والے دو ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ان خدمات میں نمایاں حصہ لے گئے اور نمایاں برکتیں پا گئے تو ان برکتوں کے خیال کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے، آپ کے اس کپڑے میں سے جو ذاتی طور پر میرے حصہ میں میری والدہ کی طرف سے آیا تھا اس میں سے کچھ ٹکڑا اس سند کے ساتھ کہ آپ کی نیک خدمات کے نتیجہ میں یہ تبرک میں آپ کو دے رہا ہوں میں نے سوچا ہے کہ آج عید کے موقع پر ان کو دے دیا جائے تاکہ اس عید میں یہ بھی ان کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ کے لئے شامل ہو جائیں۔

(رفیق) حیات صاحب نے شروع کروایا تھا۔ کام زیادہ نصیر شاہ نے کیا ہے۔ لیکن حیات صاحب اول تھے جن کے دماغ میں یہ آئیڈیا آیا تھا کہ نصیر شاہ کرے گا۔ ماشاء اللہ۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرک کا ٹکڑا ہے۔ یہ قمیص جو گرمیوں میں ہلکی ہلکی قمیص پہنا کرتے تھے، ململی۔ یہ اس قمیص سے لیا گیا ہے جو بدن کے ساتھ چسپاں رہتی تھی اور اس زمانہ میں گرمی کے دنوں میں پسینے بھی زیادہ تھے کیونکہ ٹھنڈک کے مصنوعی سامان نہیں تھے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس قمیص میں بارہا آپ کا پسینہ جذب ہوا ہوگا۔ اللہ مبارک کرے۔ آئیں جی سید نصیر شاہ صاحب جو ماشاء اللہ بہت عقل کے ساتھ، بہت حکمت اور پیار سے سب دنیا سے انہوں نے رابطے کئے اور جنون بنا لیا اور جب تک کامیابی نہیں ہوئی اس وقت تک رکے نہیں خدا کے فضل سے۔ بارك اللّٰہ لکم۔ السلام علیکم۔

(اس کے بعد حضور نے تبرک دونوں احباب میں تقسیم فرمایا اور السلام علیکم کہہ کر تبرک دینے کے بعد بارك اللّٰہ لکم کی دعا دی۔ ساتھ دوسرے احباب نے بھی مبارک باد دی اور حضور نے فرمایا): آیئے اب اس کے بعد خطبہ ختم ہوگا اور ہم دعا میں شامل ہونگے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:

وہ ہمارے بھائی جو عید میں شریک ہیں، مختلف جگہ اس وقت، وقت عید کا یہ تو سب جگہ یکساں نہیں مگر شامیں ہیں کہیں، کہیں صبحیں ہیں ان سب کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ سارے اجتماع چاہتے ہونگے کہ ہمارا ذکر بھی چلے۔ مگر وقت کے محدود ہونے کی وجہ سے مجبوراً ہر ایک کا نام نہیں لیا جاسکتا۔ مگر میری تصور کی آنکھ ان کو عید پہ آنے سے پہلے ہی سے دیکھتی رہی ہے۔ سارے Scan کرتا رہا ہوں۔ کہیں جاپان میں کبھی پہنچا، کبھی آسٹریلیا، کبھی انڈونیشیا، کبھی پاکستان، کبھی امریکہ، کبھی افریقہ تو بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں یہ عید دکھائی جارہی ہے یا کل دکھائی جارہی ہوگی۔ وہ سب ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ ہم ان سب کو پھر ایک دفعہ مبارک باد دیتے ہیں۔

سب یادوں سے زیادہ درد انگیز یاد اسیران راہ مولیٰ کی ہے اور وہ جن کو شہید کیا گیا، جن کے بچے بظاہر بے سہارا ہیں مگر خدا کے نظام میں، محمد رسول اللہ ﷺ کے نظام میں کوئی بے سہارا نہیں، کوئی یتیم نہیں ہے۔ اس لئے جماعت اپنے فرائض کو خدا کے فضل سے پوری طرح سرانجام دے رہی ہے۔ مگر جو دل کے معاملات ہیں وہ دل ہی کے معاملات ہیں ان کے دل ہی جانتے ہیں جن کے پیارے ان کے ہاتھ سے جاتے ہیں جن کی آزادیاں چھین لی گئی ہوں۔ تو اس پہلو سے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنی رحمت سے خود ان کے دلوں میں جگہ بنائے، ان کو پیار دے، ان کا سہارا بنے اور ان کی جزا کا دور جلد سے جلد شروع ہو۔ وہ جن کو خوشیاں پہنچی ہیں آج کے دن زائد خوشیاں پہنچی ہیں اللہ ان خوشیوں کو بھی دائی کر دے اور برکتیں بڑھا دے۔ وہ جن کو آج کے دن یا قریب کے دن میں غم پہنچے ہیں اللہ ان کے غم کاٹ دے اور ان کے لئے اپنی خوشیوں کے دور شروع کرے۔ ان دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور ان سب کارکنوں کے لئے جو دن رات احمدیت کی خدمت میں مگن ہیں اور یہ جذبہ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ آیئے اب دعا کرلیں۔

وقف جدید کے سال 2000 کا اختتام اور سال 2001 کا آغاز

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ وقف جدید کا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہوتا اور یکم جنوری سے سال نو کا آغاز ہوتا ہے اس وقت ہندوستان میں اکثر تبلیغ کا کام وقف جدید کے تحت ہو رہا ہے جس پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں اس سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27.12.96 کے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ:۔

''میں اس وقت ہندوستان کی جماعتوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ وقف جدید کے کام کو وہاں پر منظم کریں کیونکہ آپ کی اکثر تبلیغ وہاں پر وقف جدید کے ذریعہ ہو رہی ہے بہت سی پھیلتی ہوئی ضرورتیں ہیں جنہیں اللہ کے فضل سے وقف جدید نے سنبھال رکھا ہے اور وقف جدید کے نظام کو باہر سے جو امداد مل رہی ہے کوشش کریں کہ آپ جلد اس بیرونی امداد سے مبرا ہو جائیں''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے افراد جماعت کو چاہئے کہ پہلے سے بڑھ کر اپنے وعدہ جات میں اضافہ کریں اور معاونین خصوصی صف اول و صف دوئم میں اپنا نام لکھ کر اپنی جماعت کے سیکرٹریان مال / سیکرٹریان وقف جدید کو ادائیگی کر کے ممنون فرمادیں نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق جملہ عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین اور داعیین الی اللہ سے درخواست ہے کہ وہ نو مبائعین کو بھی چندہ وقف جدید کے نظام میں شامل کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کے منشاء مبارک کے مطابق وقف جدید کی بیرونی امداد سے مبرا ہو کر اپنے پیر پر کھڑے ہونے کی توفیق دے۔ (ناظم وقف جدید قادیان)

درخواست دعا

☆- مرزا غلام رسول صاحب زعیم انصار اللہ محلہ دار البرکات ربوہ کا کامیاب آپریشن ہو گیا ہے کامل شفایابی کیلئے۔ ☆- مکرمہ عائشہ صدیقہ اہلیہ مبارک اختر صاحب جرمنی اکثر بیمار رہتی ہیں کامل شفایابی کیلئے۔

☆- مکرم خلیل احمد صاحب دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں کامل شفایابی نیز پریشانیوں کے ازالہ کیلئے۔

☆- عزیزم طیب احمد عزیزم رشید الدین صاحب ربوہ بہتر روزگار ملنے کیلئے۔

☆- مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ فیصل آباد شدید الرجی کی وجہ سے بیمار ہیں کامل شفایابی کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

☆- مکرم نعیم احمد صاحب شاہ انگلینڈ بچیوں کے بہتر رشتے ملنے نیز لڑکوں کے بہتر روزگار و روشن مستقبل کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناصر احمد محلہ دار البرکات ربوہ حال قادیان)

اعلان نکاح

عزیزہ بشریٰ ربانی صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب راتھر ساکن بالسو کشمیر کا نکاح مکرم محمد لطیف صاحب منڈاشی ابن مکرم محمد شریف صاحب منڈاشی ساکن بھدرواہ کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء نے مورخہ 7.5.2000 کو بالسو میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر دو خاندان کیلئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (جلال الدین نیرؔ۔ ناظر بیت المال آمد قادیان)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
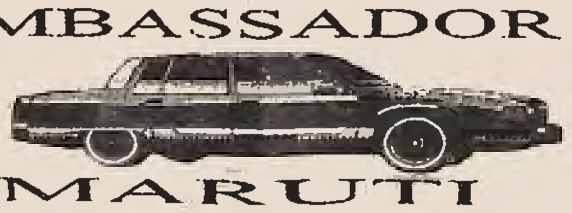
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

وائیٹل روز کیپسول: مردانہ و جسمانی طاقت بڑھانے کیلئے بھروسے مند دوا۔
لیکونل کیپسول: لیکوریا عورتوں کی کمزوری دور کرنے کیلئے۔
تیار کردہ:
روز فارما
ہردو چھنی روڈ گورداسپور 143521

لیلۃ القدر

احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان
عبد السلام کارکن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات

ہر مومن رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں ایسی معلومات حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے جن سے اس مبارک رات سے کما حقہ فائدہ حاصل کر سکے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات جو لیلۃ القدر کے متعلق ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں :

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیلۃ القدر کو رمضان کے آخر میں دیکھا "حجۃ اللہ" میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہایت اہم عربی تصنیف ہے۔ آپ لیکھرام کے متعلق اپنی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں جب میعاد میں سے چار برس گزر گئے اور ایک عید ہم سے قریب آئی تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں پھر دعا کروں اور ایسا ہی بعض دوستوں نے اشارہ کیا۔ پس میں نے صبر کیا اور میں وقت اور محل کا منتظر رہا۔ یہاں تک کہ آخر رمضان میں میں نے لیلۃ القدر کو پایا۔ پس میں نے جان لیا کہ وقت آگیا اور میں نے ایک ایسی رات کو دیکھا جس نے قبولیت کی چادریں بچھادی تھیں اس نے دعا کرنے والوں کو بلایا اور ہر ایسے شخص کو جو مصیبتوں سے ڈرتا تھا۔ دعوت دی اور ہر اس شخص کو جسے ناامیدی نے غموں کے حوالے کر دیا تھا بشارت دی پس میں دعا کے واسطے یوں اٹھا جیسے ایک دلیر لڑنے کے واسطے اٹھتا ہے۔ اور میں نے تضرع کی زبان ایسے کھینچی جیسا کہ شمشیر براں کھینچی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ قبولیت دعا کی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی گئی۔

(ترجمہ از حجۃ اللہ صفحہ :۴۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان کلمات طیبات سے یہ امر عیاں ہے کہ حضور کا تجربہ لیلۃ القدر کے متعلق یہ ہے کہ وہ رمضان کے آخر میں آتی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

(۱) "لیلۃ القدر کب آتی ہے یہ معلوم نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس سال کی لیلۃ القدر کا علم دیا تھا مگر آپ جب باہر لوگوں کو بتانے کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں۔ ان کی لڑائی اور سختی کو دیکھ کر آپ کو ملال ہوا اور اس قدر تکلیف پہنچی کہ شدت غم سے آپ کو اس رات کی تاریخ بھول گئی اور آپ نے فرمایا میں لیلۃ القدر بتانے کے لئے آیا تھا۔ مگر تمہاری لڑائی کو دیکھ کر میرے ذہن سے وہ تاریخ نکل گئی۔ اب میں بتاتا ہوں کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ میں تلاش کرو اور خصوصیت سے اس کی طاق راتوں میں جاگو کیونکہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں کوئی رات لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ روحانی علماء جو اس امت میں گزرے ہیں ان کا تجربہ ہے کہ لیلۃ القدر کی تاریخیں بدلتی رہتی ہیں۔ ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ ایسی تاریخیں ہیں جن میں اکثر لیلۃ القدر ہوتی رہتی ہے۔ یعنی کبھی ۲۱ تاریخ کو لیلۃ القدر ہو گی۔ کبھی ۲۳ کو کبھی ۲۵ کبھی ۲۷ اور کبھی ۲۹ کو اور بعض روحانی علماء نے اس بات کا بھی تجربہ کیا ہے کہ کبھی لیلۃ القدر آخری عشرہ سے بھی پہلے آجاتی ہے۔ مگر کثرت سے بلکہ اتنی کثرت سے کہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ۹۹ فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ لیلۃ القدر آخری عشرہ میں آتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا تجربہ بھی اس امر کی تائید کرتا ہے۔ اور مزید برآں حضرت مسیح موعودؑ کے تجربہ سے یہ امر ثابت ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے بالعموم یہ رات بھی ستائیس تاریخ کو آتی ہے۔ بعض صحابہؓ کے تجربہ اور صوفیاء کے تجربہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُس رات آسمان پر ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ جو غیر معمولی ہوں بعض دفعہ غیر معمولی ترشح ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ آسمان پر غیر معمولی روشنی دکھائی دیتی ہے۔ مگر بالکل ممکن ہے کہ یہ روحانی امور ہوں کیونکہ ان کے دیکھنے والے منفرد ہوتے ہیں۔ اگر جسمانی رنگ میں یہ امور ظاہر ہوتے تو ان کو دیکھنے والے بہت سے ہوتے۔ پس بالکل ممکن ہے یہ کشفی نظارہ ہو اور خدا تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہو کہ آج کی رات ہی لیلۃ القدر ہے چاند کے متعلق چونکہ بالعموم شبہ رہتا ہے۔ اور یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وقت پر دیکھا گیا ہے یا بعد میں اور بعض دفعہ لوگوں کی شہادتیں بھی مشتبہ ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ۲۶ اور ۲۷ دو راتیں خصوصیت سے اہم ہوتی ہیں۔ اگر چاند کے متعلق کسی قسم کا شبہ ہو۔ تو بعض دفعہ دھوکا لگ سکتا ہے۔ اور انسان جب یہ خیال کر رہا ہوتا ہے۔ کہ آج ۲۶ تاریخ ہے در اصل ۲۷ تاریخ ہوتی ہے اس لئے ۲۶ اور ۲۷ دونوں راتوں میں خصوصیت سے عبادت کرنی اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے رمضان کی ساری راتیں ہی مبارک ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس مہینہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے نزول کے لئے چنا پس سارے رمضان میں ہی خصوصیت سے آخری عشرہ میں قرآن کریم بہت پڑھنا چاہئے۔ ذکر الٰہی پر زور دینا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔

(الفضل ۱۸ / جنوری ۱۹۳۴ء)

(۲) روحانی امور کے سمجھنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ بسا اوقات ان روحانی امور میں اشاروں سے کام لیا جاتا ہے۔ پھر بعض اوقات ان امور میں سے کچھ مستثنیات ہوتیں اور بعض اوقات اُن میں استعارے اور کنائے اس کثرت سے استعمال کئے جاتے ہیں کہ عام فہم لوگ اس کو آسانی سے سمجھ نہیں سکتے۔ مگر باوجود ان پیچیدگیوں اور استعاروں کے اس میں شبہ نہیں کہ لیلۃ القدر عام طور پر رمضان کی ۲۷ تاریخ کو ہوتی ہے کیونکہ یہی مذہب صوفیاء کا تھا۔ اور یہی خیال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معلوم ہوتا ہے۔ اور نہ صرف یہ عقیدہ صرف صوفیاء کا اور حضرت مسیح موعودؑ کا تھا۔ بلکہ اس کی تائید تواتر سے بھی ہوتی ہے۔ اور اس کی تائید میں ایک کثیر حصے کا خیال اور عقیدہ ہے۔ چنانچہ ساٹھ فیصدی علماء اور صوفیا اس عقیدہ کی تائید کرتے ہیں۔ اور چالیس فیصدی کا یہ خیال ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کسی میں ہوتی ہے۔ اور پھر ایک اور خیال یہ بھی ہے کہ رمضان کی پہلی دس راتوں میں بھی لیلۃ القدر ہو جاتی ہے۔ اس تمام روائتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جمعہ کی رات اور دن میں جو خصوصیات ہیں۔ وہ اور دنوں میں نہیں اور جب اس دن رمضان کی بھی ۲۷ تاریخ ہو تو وہ خصوصیات اس بات کی مقتضی ہیں۔ کہ لیلۃ القدر جمعہ کی رات کو ہو۔ لیکن ہم یہ یقین سے نہیں کہہ سکتے۔ کہ جب رمضان کی ۲۷ تاریخ اور جمعہ مل جائیں تو ضرور ہی اس رات لیلۃ القدر ہو گی۔" (الفضل نمبر ۹۰ جلد ۱۱)

(۳) لیلۃ القدر میں کونسی دعا سنی جاتی ہے

"آخری عشرہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس کے اندر ایک ایسی رات ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں خاص طور پر سنتا ہے۔ اس رات میں اس کے بندے جو کچھ طلب کرتے ہیں وہ دیتا ہے۔ اور جو چاہتے ہیں وہ پورا کرتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اسے تلاش کرو۔ گو جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں یہ ضروری نہیں کہ آخری عشرہ میں ہی وہ رات آئے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ اور بعد میں آنے والے صلحاء اور اولیاء اللہ کے تجربہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات بالعموم آخری عشرہ رمضان میں آتی ہے اس رات کے برکات بہت سے اولیاء نے خود مشاہدہ کئے ہیں۔ اور اپنی روحانی آنکھوں سے ان انوار کو آسمان سے اترتے دیکھا ہے۔ جو انوار ایک دم میں تاریک دن کو نورانی بنا دیتے۔ اور متفکر انسان کو تمام دنیا میں سب سے زیادہ خوش کر دیتے ہیں۔ یہ تو ایک منٹ کے لئے بھی کبھی خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ رسول کریم ﷺ کا منشا یہ ہے۔ کہ اس گھڑی میں جو رمضان کے آخری عشرہ کی کسی رات میں آتی ہے۔ جو آدمی جو کچھ بھی مانگے وہ اُسے مل جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر دین کے معاملہ میں امن و امان اُٹھ جاتا ہے اور لیلۃ القدر اس دعائے گنج العرش کی طرح رہ جاتی ہے۔ جس کے متعلق جاہلوں میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ وہ ایسی دعا ہے جس سے انسان جو چاہے حاصل کر سکتا ہے۔ اور ہر قسم کی تکلیف سے بچ سکتا ہے.... دعا وہی سنی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت قبول ہونی ممکن ہو۔ مگر عارضی روکوں کی وجہ سے قبول نہ ہو سکتی ہو۔"

(الفضل نمبر ۱۰۲ جلد ۱۳)

(۴) جس کے گذشتہ اعمال اچھے ہوں وہی لیلۃ القدر کی برکات حاصل کر سکتا ہے

"لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے ہے جو خود اسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس عشرہ میں وہ خاص گھڑی اس لئے رکھ دی گئی ہے۔ کہ جو چاہے اس سے فائدہ اٹھا لے۔ بلکہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق ہوتے ہیں ان کیلئے یہ بنائی جاتی ہے پس یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ لیلۃ القدر اس رات میں پیدا نہیں کی جاتی جس کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ بلکہ پچھلے سال اور پچھلے مہینے اسے بناتے ہیں جس کے پچھلے اعمال اعلیٰ ہوں گے اس کے لئے لیلۃ القدر ہو گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیلۃ القدر میں یہ اشارہ ہے کہ جس کے ابتدائی ایام نیکی میں گذرتے ہیں۔ اس کے انتہائی ایام میں بھی خدا تعالیٰ کی تائید اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ اس کے لئے آخری ایام میں ایسا وقت آتا ہے کہ خدا اس کے لئے فضل نازل کرنے کا خاص موقع رکھتا ہے پس لیلۃ القدر میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اگر انسان اپنی زندگی کی ابتدائی گھڑیوں کو خدا تعالیٰ کی رضا میں صرف کرے۔ تو اس کی انتہائی گھڑیاں خدا تعالیٰ خود اپنی رضا میں صرف کرالیگا۔"

(الفضل ۱۳ / اپریل ۱۹۲۶ء)

(۵) لیلۃ القدر سے دو اہم اسباق

"لیلۃ القدر میں ہم کو خدا تعالیٰ نے دو سبق دئے ہیں۔ اول یہ کہ اختلاف کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے لیلۃ القدر کی برکات دور ہو جاتی ہیں اور انسان ان روحانی برکتوں سے جو اس رات میں نازل ہوتی ہیں محروم رہتا ہے۔ اور اس کا محروم رہنا نہایت بدبختی کی علامت ہے۔ کیونکہ وہ شرف اور وہ برکات جو اس میں نازل ہوتی اور انسان کو حاصل ہوتی ہیں وہ ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہیں۔ اور یہ رات ہزار مہینے کی راتوں سے بہتر ہے۔ دوسرے یہ کہ کوئی نعمت بغیر محنت اور کوشش کے میسر نہیں آسکتی۔ پس اتنی عظیم الشان برکتوں والی رات جو ایک ہزار مہینے سے بہتر قرار دی گئی ہے اور برکتوں اور رحمتوں کے نزول کے لئے معین کی گئی ہے۔ کوئی معمولی نعمت نہیں۔ انہی برکات کے نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوا کہ میں اپنے صحابہ کو اس کا صحیح علم دوں تا کہ وہ اس میں عبادت کر کے خدا کی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہو جائیں چنانچہ اسی خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ ایک دفعہ باہر تشریف

(باقی صفحہ ۱۱) پر ملاحظہ فرمائیں

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15083: میں امۃ الشافی زوجہ مکرم محمد نذیر مبشر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دھری ریلوٹ ڈاکخانہ دھری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں و کشمیر۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰۔۴۔ا حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/ا حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

ا، سونے کا ایک سیٹ وزن ۴۰ گرام ۱۸۰ ملی گرام قیمت	15470.00
۲۔ انگوٹھیاں دو عدد سونے کی ۷ گرام ۸۰ ملی گرام قیمت	2840.00
۳۔ سونے کی بالیاں ایک جوڑی ۲ گرام ۹۰ ملی گرام قیمت	1190.00
۴۔ چاندی کا سیٹ دو تولہ ۵ گرام قیمت	188.00
۵۔ پازیب چاندی وزن ۶۶ گرام قیمت	495.00
۶۔ گلے کی مالا جس کی قیمت	1500.00
میزان	**21683.00**

اس کے علاوہ خاکسارہ کا پندرہ ہزار روپے حق مہر تھا جو خاوند نے ادا کر دیا ہے جس سے خاکسارہ نے ننگل باغبان قادیان میں ۵ مرلے زمین خریدی ہے اُس زمین میں سے فی الحال کوئی آمد نہیں ہے۔ خاکسار کے خاوند صدر انجمن احمدیہ کے ملازم ہیں اور ماہانہ تنخواہ-/2804روپے ہے۔ خاکسارہ گورنمنٹ سکول میں ٹیچر ہے ماہانہ تنخواہ جملہ الاؤنسز کے ساتھ -/5758روپے ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

محمد نذیر مبشر مبلغ سلسلہ — امۃ الشافی — داؤد احمد قریشی قادیان

وصیت نمبر 15084 میں ڈاکٹر عبدالحفیظ ولد مکرم عبدالرزاق صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰۔۴۔ا حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/ا حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج ذیل ہے۔

ا۔ اس وقت بنگلور میں میری ذاتی جائیداد تقریباً ساڑھے تین ایکڑ زمین ہے جس کی اس وقت قیمت اندازاً پندرہ لاکھ روپے ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ **قادیان کرتا ہوں۔**

۲۔ خاکسار کو اپنے والدین کی طرف سے کسی قسم کی کوئی جائیداد نہیں ملی۔

۳۔ اس وقت خاکسار کا ذریعہ آمد طبابت (میڈیکل پریکٹس) ہے جس سے مجھے-/4500روپے ماہانہ آمد ہوتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد کبھی پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ العمل تصور کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

وحید الدین شمس قادیان — ڈاکٹر عبدالحفیظ قادیان — محمد حمید کوثر قادیان

وصیت نمبر 15085: میں ڈاکٹر رافعہ خاتون زوجہ مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طبابت تاریخ پیدائش 26 ستمبر 1948 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1.4.2000 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ا۔ میں احمدیہ شفاخانہ میں میڈیکل پریکٹس کر رہی ہوں اس وقت میری تنخواہ-/5742روپے ہے اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

۲۔ میرا ایک مکان قادیان میں سوا دو کنال زمین پر مشتمل ہے جس کی زمین سمیت موجودہ قیمت تیرہ لاکھ روپے روپے ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

۳۔ میرے والد مرحوم کا ایک آبائی مکان شاہجہان پور (یوپی) میں ہے۔ جو ہم پانچ بہنوں میں مشترکہ ہے۔ جس کی تقسیم ابھی تک نہیں ہوئی اگر اس آبائی مکان میں سے مجھے کچھ ملا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کر دوں گی۔

۴۔ میرا حق مہر-/6666روپے بذمہ خاوند ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

زیورات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دو ہار سونے کے دو چوڑیاں سونے کی، چار انگوٹھیاں سونے کی، ان زیورات کا وزن دس (۱۰) تولے ہے اور ان زیورات کی قیمت چھیالیس ہزار روپے-/46000روپے ہے۔

اس کے علاوہ میں اگر کوئی جائیداد بناؤں گی یا آمد ہوگی اُس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل تصور کی جائے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

بشیر احمد طاہر قادیان — رافعہ خاتون قادیان — محمد حمید کوثر قادیان

وصیت نمبر 15086: میں فضل حق خان ولد مکرم شمس الحق خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.4.2000 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ا۔ اس وقت میری کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ والدین کی جائیداد و مکان و زمین کیرنگ اڑیسہ میں ہے۔ والدین بقید حیات اور موصی ہیں والدین کے علاوہ پانچ بھائی دو بہنیں حصہ دار ہیں۔

مذکورہ بالا آبائی جائیداد میں سے جب بھی مجھے حصہ ملے گا اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کروں گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میرا ذریعہ آمد صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ملنے والی ماہوار مبلغ-/2245روپے تنخواہ مع الاؤنس ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل تصور کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

ملک محمد مقبول طاہر — فضل حق خان قادیان — شریف احمد قادیان

دُعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ ناصرہ اشرف صاحبہ زوجہ محترم چوہدری محمد اشرف صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مورخہ ۳۰/ جون ۲۰۰۰ء کو بعمر ۶۲ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ موصوفہ دو سال سے برین ٹیومر کے عارضہ میں مبتلا تھیں اور C.M.H راولپنڈی میں اپنے بیٹے مکرم میجر ڈاکٹر عمران اشرف صاحب کے ہاں زیر علاج تھیں۔ ۳۰/ جون ۲۰۰۰ء کو بروز جمعۃ المبارک رات اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں جنازہ راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ مسجد مبارک میں یکم جولائی ۲۰۰۰ء کو بعد نماز عشاء محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ان کا جنازہ پڑھایا اور تدفین بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر دُعا بھی محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے کروائی۔ مرحومہ محترمہ بہت نیک، تہجد گزار، غریبوں کی ہمدرد، صدقات و چندہ جات میں پہل کرنے والی اور مہمان نوازی میں اپنا مقام رکھتی تھیں۔ اپنی اولاد میں دو بیٹے تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں احباب سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی درخواست دُعا ہے۔ (کامران اشرف دارالعلوم غربی ربوہ)

لائے۔ اور آپ کا ارادہ تھا کہ صحابہ کو وہ راز بتائیں لیکن جونہی کہ آپ باہر نکلے آپ نے دو آدمیوں کو لڑتے جھگڑتے دیکھا۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر آپ لیلۃ القدر کا معین وقت بھول گئے اور آپ کا خیال لڑائی کی طرف لگ گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی برکتوں سے عام لوگ فائدہ اٹھانے سے محروم رہ گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لڑائی اور اختلاف لیلۃ القدر کی برکتوں کو دور کر دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آپ کے ذہن میں کوئی معین وقت لیلۃ القدر کا نہ تھا کیونکہ اگر معین وقت اور تاریخ آپ کے ذہن میں ہوتی تو آپ نہ بھولتے آپ کا بھول جانا بتاتا ہے کہ آپ کے ذہن میں کوئی خاص نکتہ تھا جس کی بنا پر آپ نے تعبیر کی تھی اور وہ نکتہ آپ کو یاد تھا۔ لیکن جب آپ اس تعبیر کو بتانے کے لئے باہر تشریف لائے تو لڑائی اور جھگڑا دیکھ کر آپ اس نکتہ کو بھول گئے۔ اور وہ آپ کے دماغ سے نکل گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں تم کو لیلۃ القدر کے متعلق بتانے آیا لیکن تمہارے اس اختلاف اور لڑائی کو دیکھ کر بھول گیا۔ اب تم لیلۃ القدر کو رمضان کے پچھلے عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی لیلۃ القدر کو معین نہ کیا اسی طرح بعض صوفیاء کرام اور روحانی علماء کے نزدیک بھی لیلۃ القدر رمضان کی پہلی دس راتوں میں سے کسی میں بھی ہو سکتی ہے پس اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمام رمضان کا ہی مہینہ لیلۃ القدر ہے۔ اور خدا کی رحمتوں اور برکتوں کو جذب کرنے والا ہے۔"

(الفضل نمبر ۹۰ جلد ۱۱)

(۶) "جب کہ آنحضرت ﷺ کے وقت ان دو صحابیوں کی لڑائی اور آپس کے اختلاف کرنے کی وجہ سے اس کے برکات کو اٹھا لیا گیا۔ تو میں پوچھتا ہوں کیا تم نے نہ اٹھائے جانے کے متعلق خدا سے عہد لے لیا یا لیلۃ القدر کوئی رسی ہے کہ تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا ہے اور وہ تم سے چھٹ نہیں سکتی۔ اور تم کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہم کو لیلۃ القدر کے برکات ضرور حاصل ہو جائیں گے خواہ ہم میں کس قدر اختلاف موجود ہوں اگر ایسا نہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان شرائط کی پابندی کرو جو خدا نے اس کے برکات کو حاصل کرنے کے لئے ضروری قرار دی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ اختلاف اور جھگڑوں کو چھوڑ دو اور تبدیلی پیدا کرو ورنہ یاد رکھو جب تک تبدیلی نہ کرو گے اس کی برکات کو حاصل نہ کر سکو گے۔ خواہ تم لیلۃ القدر کی ساری رات ہی کیوں نہ جاگتے رہو اور دعائیں کرتے رہو۔ وہ تمہارے ہاتھ سے اسی طرح نکل جائے گی جس طرح ایک مچھلی تڑپ کر ماہی گیر کے ہاتھ سے اور ایک گولی سنسناتی ہوئی زخمی کے بدن سے نکل جاتی ہے۔" (الفضل نمبر ۹۰ جلد ۱۱)

(۷) حقیقی لیلۃ القدر حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے

"ایک اور لیلۃ القدر اسلام نے بیان کی ہے اور وہ وہ لیلۃ القدر ہے جو برکتوں کے لحاظ سے اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ رمضان کی لیلۃ القدر کی برکتیں بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ یہ لیلۃ القدر وہ ہے جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یہ لیلۃ القدر اس مجدد کے زمانہ میں جو صدی کے سر پر آتا ہے آتی ہے مگر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور لیلۃ القدر ہے۔ جو تیرہ سو سال کے بعد آئی اور وہ حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے۔ یہ لیلۃ القدر ان تیرہ سو لیلۃ القدروں سے جو رمضان میں آئی اور ان گیارہ لیلۃ القدروں سے جو مجددوں کے زمانہ کی صورت میں ہر صدی کے سر پر نمودار ہوئیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ پس وہ زمانہ جس میں حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے۔ سب سے بڑی لیلۃ القدر ہے...... ایسے ایسے بزرگوں نے اس لیلۃ القدر کا انتظار کیا۔ جن کا اپنا زمانہ لیلۃ القدر ہوتا ہے۔ اور جن کی ہر گھڑی خدا کی عبادت اور اس کی یاد میں کٹتی ہے۔ اور ان کے لئے ہر وقت لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ پھر ایسے پاک نفس لوگوں نے اس لیلۃ القدر کا انتظار کیا کہ لیلۃ القدر جن کی غلام ہوتی ہے.... لیکن میں پوچھتا ہوں تم نے ان برکات سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اگر نہیں اٹھایا اور اس کے لئے کوشش نہیں کی مگر رمضان کی ۲۷ کو لیلۃ القدر کی جستجو کرتے ہو تو تمہاری حالت بعینہ اس شخص کی ہے جو جواہرات اور اشرفیاں لٹاتا ہے اور کوئلے جمع کرتا ہے۔ بلکہ کوئلوں کی بجائے تنکے۔"

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۲۴ء)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ مدراس

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 17.9.2000 بمقام مشن ہاؤس محترمہ فہیم النساء صاحبہ (ساگر کرناٹک) کی زیر صدارت اجتماع کی کارروائی عمل میں آئی جلسہ کا آغاز محترمہ رضوانہ مبارکہ صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد عزیزہ درثمین نے نظم سنائی بعد ازاں عہد دہرایا گیا۔ اجتماع کے شروع میں مکرم مولوی محمد علی صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا بعد اس کے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مدراس نے افتتاحی تقریر کی بعد اس کے خاکسارہ نے تقریر کی۔ خاکسارہ نے لجنہ و ناصرات کو اپنی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کی قائم کردہ تنظیم اور اس کی غرض و غایت بتلاتے ہوئے تربیتی امور پر چند ضروری باتیں بتائیں۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ مدراس نے تقریر کی تمام لجنہ و ناصرات کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے زریں نصائح سے نوازا۔ ناصرات الاحمدیہ کے اجلاس میں ناصرات نے مقابلہ تقاریر۔ نظم تلاوت قرآن مجید اور احادیث میں حصہ لیا اور اجتماع کو کامیاب بنایا۔

ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے گروپ کی صورت میں بھی اس موقع پر ترانہ پیش کیا جسے سامعین نے بہت پسند کیا۔ بعد اس کے اول دوم آنے والیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس کے بعد ٹھیک تین بجے تلاوت قرآن مجید سے لجنہ اماء اللہ کے پروگرام کا آغاز ہوا جو محترمہ عائشہ سیرازنے کی عہد نامہ دہرانے کے بعد مقابلہ جات شروع ہوئے۔

مقابلہ تلاوت قرآن مجید۔ نظم خوانی۔ تقریر ان سب میں لجنہ کی ممبرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تمام اول دوم سوم آنے والی لجنات میں انعامات تقسیم کئے گئے اجتماع کی حاضری 170 تھی آخر پر خاکسارہ نے دعا کروائی۔ اور اجتماع سات بجے رات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(عزیزہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو)

تقریب شادی

عزیزم مکرم چوہدری انس احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سکندر خان صاحب حال مقیم بیلجیم کی شادی مورخہ 13.11.2000 کو مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مہار کی دختر نیک اختر کے ساتھ ہوئی۔ اور مورخہ 23.11.2000 کو ان کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی دونوں خاندانوں کیلئے برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر -/100 روپے۔

حکیم چوہدری بدرالدین عامل بھٹہ درویش قادیان

درخواست دعا

عزیزم طاہر ظفر قریشی ولد محمد ظفر احمد قریشی عرف حفیظ احمد اس سال L.L.B. کے فائنل امتحان میں سیکنڈ ڈویژن پاس ہوا ہے۔ مزید کامیابیوں اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد مبارک خان حال مقیم شاہجہانپور)

☆- نعیمہ طاہرہ بشیر صاحبہ سابقہ ہیڈ مسٹریس کلکتہ جن کی امانتاً تدفین ہوئی تھی کی مورخہ ۲۴ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہو چکی ہے۔ مغفرت و بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) (سید بشیر عالم کلکتہ)

☆- خاکسار کے والد مکرم مقبول حسین صاحب بوجہ پیری ان دنوں سخت علیل ہیں۔ یادداشت کی کمی اور جسمانی کمزوری لاحق ہے۔ والد صاحب کی شفائے کاملہ اور خاکسار کو روزگار ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰) (مشتاق حسین جماعت احمدیہ کیرنگ۔ اڑیسہ)

☆- جناب عبد الخان صاحب اپنی اور اپنے والد کی صحت و تندرستی کیلئے لڑکے کے کاروبار میں برکت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر -/۵۰)

☆- فہو خان کے کاروبار میں برکت اور دینی و دنیاوی ترقی کیلئے۔ (اعانت بدر -/۵۰)

☆- اسمائیل خان صاحب کاروبار میں برکت اور دینی و دنیاوی ترقی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (اعانت بدر -/۲۰) (غلام حیدر خان معلم وقف جدید تالبر کوٹ)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

دعائے مغفرت

خاکسار کے داماد عزیز بی ایم نثار احمد صاحب قریباً 8 ماہ Brain Cancer کے تکلیف دہ عارضہ کے بعد مورخہ 28.11.2000 کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چند سالوں سے مجلس انصار اللہ بنگلور کے زعیم تھے اور جماعتی کاموں میں کافی دلچسپی سے حصہ لیتے رہے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ عبد الحمید عاجز درویش قادیان)

ولادت

☆- مکرم عزیزم سیف الرحمٰن کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی ۱۱ر نومبر ۲۰۰۰ء کو عنایت کی ہے۔ جس کا نام زرین الرحمٰن تجویز ہوا ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ بچی محترم مرحوم فضل الرحمٰن صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب کی نواسی ہے۔ (اعانت -/۵۰) زہرہ جبیں کھنہ بل کشمیر)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol : 49 Thursday 21st Dec. 2000 Issue No :51

احمدی ڈاکٹر صاحبان اپنے آپ کو وقف کریں

احمدی ڈاکٹر صاحبان کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ مجلس نصرت جہاں کو بیرون ممالک میں مزید ڈاکٹرز کی ضرورت ہے جو ڈاکٹرز ایم بی بی ایس یا بی ڈی ایس کی ڈگری یافتہ ہوں وہ ساری زندگی رچھ سال رتین سال کیلئے وقف کر سکتے ہیں اگر فیملی ساتھ ہو تو پانچ سال کیلئے تقرر ہو گا۔ جو ڈاکٹرز وقف کرنا چاہیں وہ مہربانی فرما کر اپنے کوائف دفتر ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر اعلیٰ)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

29.10.2000 کو سیرت النبیؐ کا جلسہ بعد مغرب جامعہ مسجد احمدیہ کو بمبی میں خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریر تربیتی اور تبلیغی پہلو پر مشتمل خاکسار نے کی اور اس کے بعد مکرم مطلوب احمد صاحب مکرم میر کمال الدین صاحب اور مکرم ممتاز احمد صاحب اور مکرم سید انوار الدین صاحب نے سیرت النبی کے مضمون پر تقریر کی۔ آخر میں خاکسار کی صدارتی تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (سیف الدین صدر جماعت احمدیہ سونگڑہ)

★ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۸-۱۰-۲۰۰۰ مشن ہاؤز میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کی کارروائی عمل میں آئی جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو محترمہ فرہانہ منصور نے کی۔ بعد ازاں عزیزہ درّ ثمین نے نظم سنائی۔

آمنہ محمود نے حدیث پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترمہ ثریا نصر۔ غوثیہ ظفر۔ بلقیس منصور۔ امۃ المومن۔ طاہرہ شمیم، نسیمہ بیگم اور محترمہ فریدہ مشتاق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور محترمہ نور جہاں صاحبہ، محترمہ مقصودہ فردوس، عزیزہ فوزیہ نصر نے نعت اور نظمیں سنائیں بعد ازاں ناصرات الاحمدیہ کا اجلاس عمل میں آیا۔ جس میں ناصرات کی بہت ساری بچیوں نے آنحضرتؐ کی سیرت پر اردو میں تقاریر کی۔ آخر میں خاکسارہ نے آپؐ کی سیرت پاک اور اوصاف حمیدہ بیان کئے۔ اس اجلاس میں دو غیر احمدی بہنیں بھی شامل تھیں جو اچھا اثر لے کر گئیں۔ آخر پر خاکسارہ نے دُعا کروائی اور تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ (عزیزہ بیگم صدر لجنہ تامل ناڈو)

مسجد احمدیہ جموں میں ایک تربیتی جلسہ

مورخہ ۶-۱۰-۲۰۰۰ بروز جمعہ مسجد احمدیہ جموں میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت جماعت احمدیہ جموں کے صدر محترم عبدالحق صاحب فانی نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو مکرم باسط رشید صاحب گنائی نے کی۔ اس کے بعد عہد خدام الاحمدیہ دہرایا گیا۔ بعدہٗ مکرم اورنگ زیب صاحب نے تقریر کی۔ خاکسار نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے مقصد اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ اُس کے بعد صدر اجلاس نے خدام و اطفال کو صحیح معنوں میں خدام و اطفال بننے کی تلقین کی۔ نمازوں کی پابندی اور ادائیگی پر زور دیا اور کہا کہ آنے والے دور میں تمام ذمہ داریاں خدام پر پڑنے والی ہیں۔ اس لئے خدام کو تیار رہنا چاہئے۔ دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (گوہر حفیظ فانی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جموں)

دُعائے مغفرت

افسوس! محترمہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۴ ر ستمبر کو ۷۲ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ تہجد گزار۔ ملنسار۔ خدمت گزار اور نیک خاتون تھیں۔ خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہمیشہ دوسروں کا بھلا چاہنے والی تھیں۔ حج بدل بھی کر کے آئی ہوئی تھیں۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں اور رشتے داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو آپ کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (منجانب لجنہ اماء اللہ بنگلور)

درخواست دُعا

☆ - خاکسار کی دینی و دنیاوی ترقی زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق ملنے بچوں و اہلیہ کی صحت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (غلام حیدر خان معلم وقف جدید تالبر کوٹ)

صدقات سے متعلق

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے۔ اسلئے ذیل صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے کہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا:۔

''خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا ہے خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے''۔

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل روکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدسؓ کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ رمضان المبارک کے مقدس ایام صدقہ خیرات کیلئے خاص ہیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

صدقۃ الفطر۔ اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں۔ حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں جن کی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ اسی قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے جو قریباً اڑھائی کلو کے ہم وزن ہوتا ہے سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں بھی ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ قادیان اور اس کے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت 14 روپے بنتی ہے اس لئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح 14 روپے مقرر کی گئی ہے صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے تاکہ بیوگان یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جاسکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جاسکتی ہے لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضرورت پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ:۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر رہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)